کتاب النحو

یعنی

عربی زبان کے علم نحو پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلۂ مشقی و سوالاتِ امتحانی و ترکیب جملات

مؤلفہ

حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری

مؤلف کتاب الصرف۔ کتاب النحو۔ عربی بول چال ہر دو حصہ
الصدیق۔ المرتضیٰ۔ سفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحت ہند

وغیرہ

ملنے کا پتہ

فرید اینڈ کو۔ جامع مسجد دھلی

قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

فہرست مضامین کتاب النحو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

کتاب النحو

سبق نمبر (۱)

نحو کی تعریف نحو وہ علم ہے جس سے اسم۔ فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور اُن کے آخر کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو +

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرہ کی بول چال اور تحریر عبارات میں ہر ایک قسم کی خطائے ترکیبی سے محفوظ رہے +

لفظ کی تعریف و تقسیم جو بول انسان کے منہ سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں پھر لفظ بامعنی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد، دوسری مرکب +

مفرد۔ وہ اکیلا لفظ ہے جو اپنے معنے دے اُس کو کلمہ کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل اور (۳) حرف۔ جیسا کہ کتاب الصرف میں مذکور ہو چکا ہے +

مرکب۔ وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے اُس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مفید (۲) غیر مفید +

مرکب مفید۔ وہ ہے کہ جب متکلم بات کر کے چپ ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو اُس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں جیسے جَآءَ زَیْدٌ (زید آیا)۔ جِئْ بِالْمَآءِ (پانی لاؤ) پہلے جملہ سے سامع کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے متکلم کے پانی مانگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے +

مرکب غیر مفید۔ وہ ہے جس سے سننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے سننے کا انتظار باقی رہے اُس کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) +

سبق نمبر (۲ و ۳)

کلام کی تعریف و تقسیم | کلام ان دو مرکب کلموں کو کہتے ہیں جن میں اسناد یعنی دونوں بخش نسبت پائی جائے۔ جس کلمے کی طرف نسبت کریں اس کو مسند الیہ کہتے ہیں۔ اور جس کو نسبت کریں اس کو مسند۔ یہ کلمے یا تو دونوں اسم ہونگے یا ایک اسم اور ایک فعل ٭

دیکھو زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید لکھنے والا ہے) ایک کلام ہے۔ دونوں جزو اسم ہیں پہلا مسند الیہ اور دوسرا مسند۔ اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں ٭

ایسا ہی قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) ایک کلام ہے اس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم۔ فعل مسند اور اسم مسند الیہ کہلاتا ہے اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں ٭

یاد رکھنا چاہیئے کہ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبھی اسم کبھی فعل حرف کو نہ مسند ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند الیہ ہونے کی ٭

مرکب غیر مفید کی تقسیم | مرکب غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمیں ہیں ٭

(۱) مرکب اضافی۔ جس میں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

(۲) مرکب توصیفی۔ جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ (فضیلت والا مرد)

ان کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکب غیر مفید کی ہیں جن کا بیان آگے ہوگا (دیکھو صفحہ ۳۶)

کلمات ثلاثہ کے خواص | کوئی جملہ دو لفظوں سے کم نہیں ہوتا خواہ لفظاً ہو جیسے اوپر مذکور ہوا یا تقدیراً جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں دوسرا کلمہ مستتر ہے اور اس سے زیادہ کی کوئی حد نہیں پس جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہوں تو اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا اور ان کی حالتوں اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ ہونے کی شناخت ہوسکے ٭

اسم کا خاصہ یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر اس کے اول میں داخل ہو

جیسے اَلرَّجُلُ۔ بِزَیْدٍ یا تنوین اس کے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ یا مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ یا مُسندالیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا موصوف ہو۔ جیسے۔ رَجُلٌ عَاقِلٌ۔ یا تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ یا جمع ہو۔ جیسے رِجَالٌ یا منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مصغر ہو۔ جیسے قُرَیْشٌ یا تاءِ تانیث متحرک آخر میں آئے۔ جیسے۔ مُسْلِمَۃٌ ۔

فعل کا خاصہ۔ یہ ہے کہ قَدْ۔ یا سَ یا سَوْفَ اس کے اوّل میں آئے جیسے۔ قَدْ ضَرَبَ، سَیَضْرِبُ۔ سَوْفَ یَضْرِبُ۔ یا اس کے آخر میں جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ یا امر ہو جیسے قُمْ زَیْدُ۔ یا ضمیر مرفوع متصل اس سے ملے جیسے ضَرَبْتُ یا تاتانیث ساکن لاحق ہو جیسے ضَرَبَتْ ۔

حرف کا خاصہ۔ یہ ہے کہ اسم یا فعل کی کوئی علامت اس میں نہ ہو اور دو اسموں یا ایک اسم اور فعل میں ربط کا کام دے۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ ۔

سوالات

(۱) نحو کے جاننے سے کیا مراد ہے؟

(۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے؟

(۳) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں کیا فرق ہے؟

(۴) غُلَامٌ عَاقِلٌ اور غُلَامُ عَاقِلٍ میں تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۵) اسم اور فعل کی خاصیتوں کا فرق مقابلے کے طور پر بیان کرو؟

(۶) حرف کیا کام دیتا ہے؟

فقرات ذیل کو پڑھو اور ان کے معنی پر غور کرکے کلمات ثلثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات بیان کرو؟

(۱) اَلْاِنْسَانُ یَاْخُذُ	(۴) سَیَصْلٰی نَارًا
(۲) جِئْتُ فَاَنْتُمْ	(۵) اِنْھَزَمَتْ عَنْہُ اَصْحَابُہٗ
(۳) قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ	(۶) لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سبق نمبر (۴)

معرب اور مبنی کا بیان آخر کی تبدیلی کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) معرب وہ کلمہ ہے جو ماضی امر حاضر اور حرف سے مشابہ نہ ہو اس کے آخر میں ہمیشہ تغیر و تبدیلی ہوتا رہتا ہے کسی حالت میں ضمہ کسی حالت میں فتحہ اور کسی حالت میں کسرہ آتا رہتا ہے جیسے۔ جَاءَ زَیْدٌ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا۔ ذَهَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ ان مثالوں میں زید معرب ہے جسکے آخر تین حالتوں میں تین مختلف حرکتیں پیدا ہوئیں۔

(۲) مبنی۔ وہ کلمہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو اور اس کے آخر میں تغیر نہیں ہوتا یعنی کسی حالت میں بجائے ضمہ کے فتحہ یا بجائے فتحہ کے کسرہ نہیں آتا۔ جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ۔ رَأَیْتَ هٰؤُلَاءِ۔ ذَهَبْتُ اِلٰی هٰؤُلَاءِ ان مثالوں میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے۔ جس کا آخر تمام حالتوں میں یکساں ہے۔

معرب اور مبنی کی بابت مختصراً یوں سمجھنا چاہیے ؎

مبنی آں باشد کہ ماند بر قرار — معرب آں باشد کہ گردد بار بار

تنبیہ:۔ اسماء بیشتر معرب اور تھوڑے مبنی ہیں فعلوں میں صرف مضارع معرب ہے۔ ماضی اور امر مبنی اور حرف سب مبنی ہیں اس جگہ اسم معرب کے احکام لکھے جاتے ہیں فعل کے احکام اپنے موقع پر درج ہوں گے۔

اعراب کا بیان اعراب وہ شے ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو۔ جس چیز سے یہ اختلاف پیدا ہو اسکو عامل کہتے ہیں۔ اسم کے تین اعراب ہیں۔ رفع۔ نصب اور جر۔ جس اسم پر رفع ہو اس کو مرفوع۔ جس پر نصب ہو اس کو منصوب اور جس پر جر ہو اس کو مجرور کہتے ہیں۔ امثلہ ذیل میں اسم کے عامل اور اعراب پر غور کرو۔

حالت رفعی جَاءَ زَیْدٌ اس میں جاء عامل اور زید کا اعراب رفع ہے۔

حالت نصبی۔ رَأَیْتُ زَیْدًا اس میں رَأَیْتُ عامل اور زید کا اعراب نصب ہے

حالت جری ذَهَبْتُ بِزَیْدٍ اس میں ب عامل اور زید کا اعراب جر ہے۔

فائدہ:۔ معرب اور مبنی کی آخری حالت ظاہر کرنے کا طریق عام طور پر ایک ہی مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکتیں جب معرب کو آئیں تو ان کو رفع نصب اور جر کہتے ہیں اور جب مبنی کے آخر میں آئیں تو ضمہ فتحہ کسرہ کہلاتی ہیں۔

سبق نمبر (۵ و ۶)

اعراب کی قسمیں | اسم معرب کا اعراب کبھی بالحرکۃ ہوتا ہے یعنی پیش، زبر اور زیر سے اور کبھی بالحرف یعنی و۔ الف اور ی سے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اسم مفرد صحیح* اور جاری مجرای صحیح، اور جمع مکسر کا رفع پیش سے نصب زبر سے اور جر زیر سے ہوتا ہے۔

	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
اسم مفرد صحیح	هٰذَا زَيْدٌ	رَأَيْتُ زَيْدًا	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
جاری مجرای صحیح	هٰذَا دَلْوٌ	رَأَيْتُ دَلْوًا	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ
	هٰذَا ظَبْيٌ	رَأَيْتُ ظَبْيًا	مَرَرْتُ بِظَبْيٍ
جمع مکسر	هٰذِهٖ رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالًا	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

(۲) تثنیہ۔ جیسے رَجُلَانِ یا مشابہ تثنیہ لفظاً جیسے اِثْنَانِ یا مشابہ تثنیہ معنے جیسے کِلَا۔ ان کا رفع الف سے۔ نصب و جر ی ماقبل مفتوح سے آتا ہے۔

تثنیہ	جَاءَ رَجُلَانِ	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ
مشابہ تثنیہ	جَاءَ اِثْنَانِ	رَأَيْتُ اِثْنَيْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ
	جَاءَ كِلَاهُمَا	رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا	مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا

تنبیہ: واضح ہو کہ کِلَا ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) جمع مذکر سالم۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ یا مشابہ جمع لفظاً۔ جیسے عِشْرُوْنَ یا مشابہ جمع معنے۔ جیسے اُولُوْا۔ ان کا رفع واو ماقبل مضموم سے نصب و جر ی ماقبل مکسور سے آتا ہے۔

جمع مذکر سالم	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ
مشابہ جمع مذکر	جَاءَ عِشْرُوْنَ	رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ	مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ
	جَاءَ اُولُوْا مَالٍ	رَأَيْتُ اُولِيْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِاُولِيْ مَالٍ

(۴) جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع پیش سے۔ نصب و جر زیر سے ہوتا ہے۔

جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

* نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اس کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے۔ زَیْدٌ اور جاری مجرای صحیح وہ جس کے آخر و۔ ی ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن)

[illegible]

[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]

(۵) اسمائے ستہ مکبرہ، اب، اخ، حم، ھن، فم، ذو (صاحب) جب کہ مکبر ہوں یائے متکلم کے سوا کسی اور کی طرف مضاف ہوں ان کا رفع واؤ ماقبل مضموم سے، نصب الف سے اور جری یائے ماقبل مکسور سے آتی ہے۔

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اَبٌ...	ھٰذا اَبُوکَ	رأیتُ اَبَاکَ	مَرَرْتُ بِاَبِیکَ
فَمٌ...	ھٰذا فُوکَ	رأیتُ فَاکَ	وَضَعْتُ فِی فِیکَ
ذُو...	ھٰذا ذُو مالٍ	رأیتُ ذا مالٍ	مَرَرْتُ بِذِی مالٍ

(۶) اسم غیر منصرف کا رفع پیش سے، نصب اور جر زبر سے ہوتا ہے۔

جاءنی احمدُ	رأیت احمدَ	مررت باحمدَ

(۷) اسم منقوص یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یٰ ماقبل مکسور ہو۔ اس کا رفع ضمہ تقدیری سے اور جر کسرہ تقدیری سے اور نصب فتحہ لفظی سے آتے ہیں۔ تقدیری کے یہ معنی ہیں کہ اعراب کی علامت لفظوں میں نہ ہو۔

جاءنی القاضی	رأیتُ القاضیَ	مَرَرْتُ بالقاضی

(۸) اسم مقصور یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو اور نیز وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری آتا ہے۔

اسم مقصور	جاءنی موسیٰ	رأیتُ موسیٰ	مررتُ بموسیٰ
مضاف طرف یائے متکلم	جاءنی غلامی	رأیتُ غلامی	مررتُ بغلامی

[illegible] کو اسمائے ستہ مکبرہ کہتے ہیں کیونکہ یہ چھ اسم [illegible]

سبق نمبر (۷۹۸)

منصرف و غیر منصرف کا بیان | اسم معرب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک منصرف جس میں نہ تو دو سبب منجملہ[۵] نو اسباب کے ہوں اور نہ ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو سکے اس کے آخر میں کسرہ مثلاً اور تنوین آتی ہے جیسے زَیْدٌ دوسرا غیر منصرف جس میں دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں یا ایک جو قائم مقام دو کا ہو اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ اور کسرہ کے مقام پر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے جَآءَ عُمَرُ رَأَیْتُ عُمَرَ۔ مَرَرْتُ بِعُمَرَ ۔

اسباب منع صرف کا بیان | یہ نو[۹] سبب ہیں۔ عدل[۱]، وصف[۲]۔ تانیث[۳]۔ معرفہ[۴]۔ عجمہ[۵]۔ جمع[۶] ترکیب[۷]۔ الف نون[۸] زائدہ۔ وزن فعل[۹] ۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے:۔

عدل[۱]۔ وہ اسم ہے جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے جیسے ثُلٰثُ و مَثْلَثُ کہ ہر ایک کے معنی ہیں تین تین اور قیاس یہ تھا کہ ان کے معنی صرف تین ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ تھا کیونکہ معنی کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو عدل تحقیقی کہتے ہیں۔ اور اس میں دوسرا سبب صفت ہے کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے جیسے عُمَرُ و زُفَرُ کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں اور سوائے علمیت کے اور کوئی علت منع صرف کی ان میں نہیں۔ اس واسطے ان کو عامر اور زافر سے معدول مان لیا ہے۔ اس کو عدل تقدیری کہتے ہیں۔

صفت[۲] جو اصل میں وصفی معنے کے لئے وضع کی گئی ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے ۔

تانیث[۳]۔ ہر علم میں تانیث یا تو تانیث لفظاً ہو جیسے طَلْحَۃُ (نام مرد) مَکَّۃُ (نام شہر) یا اس میں تانیث معنوی ہو۔ اور کلمہ تین حروف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو۔ جیسے زَیْنَبُ (نام عورت) سَقَرُ (نام دوزخ) یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو۔ جیسے حُبْلٰی (زن حاملہ) یا الف ممدودہ کیساتھ ہو جیسے صَحْرَآءُ (جنگل) ان میں سے تانیث بالالف قائم مقام دو سببوں کے ہوتی ہے ۔

---

[۵] نحوی ان کو اسباب تسعہ منع صرف کہتے ہیں ۔

معرفہ صرف وہ اسم ہے جس میں علمیت پائی جائے جیسے زَیْنَبُ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے +

عجمہ جو اسم عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو۔ جیسے اِبْرَاهِیْمُ (نام پیغمبر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شَتَرُ (نام قلعہ دیار بکر) +

فائدہ :۔ جو مونث ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی ہو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے هِنْدٌ وَهِنْدُ (نام عورت) اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا۔ جیسے مَاهُ و جُوْرُ (ملک عجم میں دو شہروں کے نام ہیں) +

جمع۔ جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنی ایسی جمع جس کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہو جیسے مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے لیکن اگر آخر میں ۃ ہو۔ جیسے صَیَاقِلَةٌ و بَرَامِكَةٌ تو پھر یہ جمع غیر منصرف نہ ہوگی

ترکیب یعنی وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو گئے ہوں، جیسے بَعْلَبَكُّ (نام شہر) کہ بعل اور بک سے مرکب ہے اسمیں دوسرا سبب علمیت ہے +

الف و نون زائدہ۔ جب علم کے آخر میں ہو جیسے عُثْمَانُ یا اس صفت کے آخر میں ہو جو فَعْلَانُ کے وزن پر ہے اور اس کی مونث میں ۃ نہ ہو جیسے سَكْرَانُ (متوالا) یا ایسا اسم ہو کہ اس کی مونث ہی نہیں جیسے رَحْمٰنُ +

وزن فعل ہر اسم جو فعل کے وزن خاص پر ہو جیسے دُئِلَ (نام قبیلہ) شَمَّرَ (نام اسپ) یا مضارع کا کوئی حرف اس سے پہلے آئے جیسے اَحْمَدُ (نام مرد) تَغْلِبُ (نام قبیلہ) اس میں دوسرا سبب علمیت ہے +

تنبیہ :۔ منجملہ اسباب منع صرف کے پانچ سبب اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل تحقیقی۔ وزن فعل۔ تانیث بالالف۔ منتہی الجموع۔ فعلان صفت جس کی مونث فعلانۃ نہ ہو اور چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل تقدیری۔ تانیث بالتا۔ عجمہ۔ ترکیب۔ وزن فعل اور فعلان جب کہ علم ہو +

فائدہ۔ ہر اسم غیر منصرف جب کہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کیطرف مضاف ہو تو اس کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے، ذَهَبْتُ اِلٰی مَسَاجِدِ كُمْ وَاِلَى الْمَسَاجِدِ +

سبق نمبر ۹

سوالات

الف (۱) اعراب کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
(۲) مبنی اور معرب میں کیا فرق ہے؟
(۳) غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اس کو کیا اعراب آتا ہے؟
(۴) صرفیوں اور نحویوں نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے؟
(۵) قاضی کا اعراب رفعی اور نصبی حالت میں کس طرح آئے گا؟

ب فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے ان کے اعراب کی تشریح کرو؟

(۱) رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ۔ ذَهَبْتُ بِعُمَرَ۔ جَاءَ غُلَامِیْ۔
(۲) ذَهَبَ اِثْنَانِ۔ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ۔ خَرَجْتُ بِكِلَیْهِمَا۔
(۳) لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔
(۴) كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ جَاؤُا اَبَاهُمْ عِشَاءً۔ اِرْجِعُوا اِلٰی اَبِیْكُمْ۔
(۵) حُكِیَ اَنَّ رَجُلًا یُسَمّٰی اَحْمَدَ دَخَلَ فِیْ بَیْتِ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ اِلْضَرِبْ اِنْصَرِفْ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا اَحْمَدُ وَاَحْمَدُ لَا یَنْصَرِفُ فَقَالَتْ نَعَمْ اِذَا نُكِّرَ انْصَرَفَ۔

ج ان فقرات کے اعرابوں کو صحیح کرو:۔

(۱) هُنَّ مُسْلِمَاتٍ۔ مَرَرْتُ بِاَحْمَدٍ۔ رَأَیْتُ غُلَامِیْ۔
(۲) جَاءَ اَبَاهُمَا۔ رَأَیْتُ اَبِیْهِمْ۔ ذَهَبْتُ بِاَبُوْكَ۔
(۳) جَاءَ الرَّجُلَیْنِ۔ رَأَیْتُ الرَّجُلَانِ۔ مَرَرْتُ بِكِلَاهُمَا۔
(۴) یَا عُمَرُ وَرَمَتْ رِجْلَیْهِ۔ ثُمَّ قَالَ وَصَلَ الْوَرَمُ اِلٰی رُكْبَتَاهُ۔

سبق نمبر ۱۱

جملہ اسمیہ کا بیان!

جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ کا اسمیں زَیْدٌ مسند الیہ ہے اور اس کو مبتدا کہتے ہیں۔ کَاتِبٌ مسند اور اسکو خبر کہتے ہیں۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ اور ان کا عامل[1] (رافع) اِبْتِدَاء معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ میں ہر ایک مرفوع ہے۔ اور ان کا عامل ابتداء معنوی ہے

(مبتدا اور خبر کے احکام)

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ مخصوصہ۔ صرف نکرہ کبھی مبتدا نہیں ہو سکتا خبر اکثر نکرہ کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے۔ ذیل کی مثالوں میں مبتدا پر غور کرو۔

(۱) معرفہ کے مبتدا ہونے کی مثالیں:-

زَیْدٌ کَاتِبٌ۔ اس میں زید مبتدا معرفہ ہے

اَلْعَدْلُ مَحْمُوْدٌ (انصاف پسندیدہ ہے) اسمیں العدل مبتدا معرفہ ہے

(۲) نکرہ مخصوصہ کے مبتدا ہونے کی مثالیں:-

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ (بیشک مومن غلام مشرک سے بہتر ہے) ان میں عبد نکرہ وصفیت سے خاص ہو گیا۔

اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمِ امْرَأَةٌ (اس گھر میں مرد ہے یا عورت) اسمیں رجل نکرہ تقسیم سے مخصوص ہو گیا

مَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنْکَ (تم سے بہتر کوئی نہیں) اسمیں احد نکرہ نفی کے تحت میں آکر مخصوص ہو گیا

سَلَامٌ عَلَیْکَ اصل میں تھا سَلَامِیْ عَلَیْکَ (مجھ پر سلام ہو) اس میں سلام یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے سے خاص ہو گیا۔

(۳) خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں مذکور ہوا اگر کبھی جملہ بھی آجاتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر بارز یا مستتر اکثر مبتدا کی طرف لوٹتی ہوئی ہوتی ہے جیسے

زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے) اسمیں اَبُوْهُ کی ضمیر بارز زید کی طرف راجع ہے۔

زَیْدٌ یَضْرِبُ (زید مارتا ہے) اس جگہ یَضْرِبُ میں ضمیر مستتر هُوَ زید کی طرف عائد ہے

---

[1] عامل کی تعریف سبق نمبر ۳ میں مذکور ہو چکی ہے۔

۴۔ خبر جب اسم مشتق یا منسوب ہو تو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں مبتدا کے موافق ہوگی
خبر مفرد مذکر کی مثال اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ (روزی بٹی ہوئی ہے)
خبر مفرد مونث کی مثال اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ (خدا کی زمین فراخ ہے)
خبر تثنیہ مذکر کی مثال طَلْحَۃُ وَزُبَیْرٌ صَحَابِیَّانِ (طلحہ اور زبیر دونوں صحابی ہیں)
خبر جمع مذکر کی مثال اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (مرد عورتوں پر حاکم ہیں)
خبر جمع مونث کی مثال نساء الحی جمیلات (اس قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)

۵۔ مفصلہ ذیل صورتوں میں مبتدا کا مقدم لانا واجب ہے:۔
(۱) مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے جیسے مَنْ اَبُوْکَ (تمہارا باپ کون ہے)
(۲) مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں جیسے زَیْدٌ اَخُوْکَ (زید تمہارا بھائی ہے)
(۳) مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں جیسے اَفْضَلُ مِنِّیْ اَفْضَلُ مِنْکَ (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے)
(۴) مبتدا کی خبر فعل واقع ہو جیسے زَیْدٌ قَامَ (زید کھڑا ہے)

۶۔ مفصلہ ذیل صورتوں میں خبر کی تقدیم واجب ہے۔
(۱) خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا واجب ہو جیسے اَیْنَ زَیْدٌ (زید کہاں ہے)
(۲) جبکہ خبر ظرف یا جار مجرور اور مبتدا نکرہ ہو جیسے عِنْدِیْ مَالٌ۔ فی الدار رجل
(۳) متعلق خبر کی ضمیر مبتدا میں ہو جیسے عَلَی التَّمْرَۃِ مِثْلُہَا زُبْدًا (کھجور پر اتنا ہی مکھن ہے)

۷۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں بھی آجاتی ہیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ۔

۸۔ جب مبتدا میں شرط کے معنی پائے جائیں تو خبر پر ف لائی جاسکتی ہے جیسے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ (جو شخص نیک کام کرتا ہے اپنے فائدہ کیلئے کرتا ہے)

۹۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے جیسے عِنْدِیْ مَالٌ اے مَوْجُوْدٌ۔ زَیْدٌ فِی الدَّارِ ای استقر

۱۰۔ جب قرینہ پایا جائے تو مبتدا کا حذف کرنا جائز ہے جیسے الہلال واللہ اس جگہ ھٰذا مبتدا محذوف ہے یعنی خدا کی قسم یہ نیا چاند ہے۔
اسی طرح کبھی خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے خرجت فاذا السبع اس جگہ واقف خبر محذوف ہے یعنی میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں درندہ کھڑا ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۱۲

مشق جملہ اسمیہ

(۱) ان فقرات میں پہلے مبتدا اور خبر کو پہچانو پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو۔
کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) اپنی طرف سے بڑھاؤ۔
اَللّٰہُ غَنِیٌّ۔ اَلشَّمْسُ طَالِعَۃٌ۔ اَلثَّوْبُ جَدِیْدٌ۔ اَلْعِمَامَۃُ عَتِیْقَۃٌ۔ اِبْنٌ بَیْتُ مَحْمُوْدٍ۔ مَنْ فِی الْحَدِیْقَۃِ۔ فِی السَّمَاءِ نُجُوْمٌ کَثِیْرَۃٌ۔ اَبُوْنَا اٰدَمُ۔

۲۔ ان فقروں میں جو لفظ محذوف ہو اس کو ظاہر کرو۔
عِنْدَنَا کِتَابٌ۔ مَنْ بِالْبَابِ۔ نَحْنُ فَوْقَ الْاَرْضِ۔ اَنْتُمْ تَحْتَ السَّمَاءِ۔

۳۔ زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ میں خبر کونسی ہے؟ مَنْ جَاءَ فَلَہٗ دِرْھَمٌ میں فَ کیسی ہے؟

۴۔ نیچے کی مثالوں میں خبر کو درست کرو۔
زَیْنَبُ صَالِحٌ[1]۔ طَلْحَۃُ قَائِمَۃٌ۔ ھُمْ ظَالِمٌ[2]۔ ھُوَ مُؤْمِنُوْنَ۔ نَحْنُ عَالِمِیْنَ۔
زَیْنَبُ وَرُقَیَّۃُ قَاعِدَاتٌ[3]۔ رِجَالٌ[4] اَلْحَبَشِ اَسْوَدُ۔

۵۔ فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو۔ مبتدا کو مقدم اور خبر کو موخر لاؤ۔
کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) کا ترجمہ عربی میں کچھ نہیں ہوگا۔
یہ کپڑا پرانا ہے۔ وہ پگڑی نئی ہے۔ تمہارا گھر دور ہے۔ میری کتاب اچھی ہے۔ آسمان ہمارے سر پر ہے۔ زمین انکے پاؤں کے نیچے ہے۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ احمد باغ میں کھڑا ہے۔ زینب دروازے پر بیٹھی ہے۔ خدا کی زمین فراخ ہے۔

---

[1] زینب عورت کا نام ہے اور طلحہ مرد کا نام ہے اس لئے پہلے کی خبر صالحہ اور دوسرے کی خبر قائم آئے گی۔
[2] ھُمْ جمع اور ھُوَ مفرد ہے اس لئے ھُمْ کی ظَالِمُوْنَ اور ھُوَ کی خبر مُؤْمِنٌ آئیگی
[3] زینب و رقیہ تثنیہ ہیں اسلئے خبر قَاعِدَتَانِ آئے گی۔
[4] رِجَالٌ جمع ہے اس لئے خبر سُوْدٌ آئے گی۔

سبق نمبر (۱۳ و ۱۴)

لواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف بھی داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ اور یہ سب لواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں (۱) افعال ناقصہ۔ (۲) افعال مقاربہ (۳) حروف مشبہ بالفعل (۴) ما و لا مشابہ بلیس (۵) لا نفی جنس۔

افعال ناقصہ وہ فعل ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ فاعل کو اسم اور صفت کو خبر کہتے ہیں۔ تمام افعال ناقصہ اور ان کے مشتقات اسم کو رفع، اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں تیرہ (۱۳) ہیں اور استعمال کی صورت یہ ہے۔

(۱) کَانَ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے واسطے آتا ہے خواہ وہ منقطع ہو جیسے۔ کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) خواہ دائمی ہو جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا۔ مضارع مجزوم کا نون حذف کرنے میں "کَانَ" کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن سے متصل نہ ہو جیسے لَمْ اَکُ بَغِیًّا (میں کبھی بدکار نہ تھی) کہ اصل میں "لَمْ اَکُنْ" تھا مگر "لَمْ یَکُنْہُ" اور "لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ" میں نون حذف نہ ہوگا۔ کہ پہلی جگہ ضمیر منصوب سے اور دوسری جگہ ساکن سے متصل ہے۔

(۲) صَارَ واسطے تبدیل حالت کے آتا ہے جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرا بن گئی)۔

(۳، ۴، ۵) اَصْبَحَ وَ اَمْسٰی وَ اَضْحٰی تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات یعنی "صباح" (صبح کا وقت) "مساء" (شام کا وقت) "ضحیٰ" (چاشت کا وقت) کے مقارن کرنیکے واسطے آتے ہیں جیسے "اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا" (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا) باقی اسی طرح۔

(۶، ۷) ظَلَّ بَاتَ جملے کے مضمون کو اپنے دونوں وقتوں روز اور شب سے ملانے کے واسطے آتے ہیں جیسے ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا (زید تمام دن روزہ دار رہا) بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سویا رہا)۔

فائدہ۔ اوپر والے پانچوں فعل کبھی "صَارَ" کے معنی میں آجاتے ہیں جیسے اَصْبَحَ

زَيْدٌ شَيْخًا (زید بوڑھا ہو گیا) اس جگہ صرف تبدیل حالت مقصود ہے۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں۔

تنبیہ:- چند اور فعل بھی ہیں جو "صار" کے معنی دینے کی وجہ سے ملحقہ صار کہلاتے ہیں۔ مثل اِرْتَدَّ و تَحَوَّلَ وغیرہ جیسے فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (پھر وہ بینا ہو گیا)۔

(۸) مَا زَالَ وَمَا بَرِحَ وَمَا فَتِئَ وَمَا انْفَكَّ یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور مَا ان میں نافیہ ہے۔ جیسے مَا زَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید ہمیشہ غنی رہا یعنی کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ زید اس میں غنی نہ ہو)۔

مَا دَامَ[۱۳] میں مَا مصدریہ ہے۔ اور کسی کام کی تعیین وقت کیواسطے آتا ہے جو اس کی خبر کے زمانے کے برابر ہو اور اسی واسطے جملہ سابقہ کا ہمیشہ محتاج ہوتا ہے جیسے اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (مجھ کو حکم دیا کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں)۔

لَيْسَ[۱۴] واسطے نفی مضمون جملہ کے آتا ہے جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں) جب اس کی خبر پر بِ آئے تو وہ مجرور ہوتی ہے جیسے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ (کیا اللہ اپنے بندوں کیلئے کافی نہیں) یہ اصل میں "لَيِسَ" تھا کثرت استعمال سے "لَيْسَ" ہو گیا۔ ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا۔

فائدہ: کَانَ کبھی تامہ ہوتا ہے۔ یعنی صرف فاعل پر تمام ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت ثَبَتَ و حَصَلَ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ (اگر تنگدست ہو) یہی حال اَصْبَحَ وغیرہ باقی افعال کا ہے۔ جب کہ ان سے دخول فی الوقت مراد ہو۔ جیسے "اَصْبَحَ زَيْدٌ اَيْ دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ (زید نے صبح کی)۔

سبق نمبر (۱۵)

افعال مقاربہ: یہ چار فعل ہیں عَسٰی ۔ کَادَ ۔ کَرَبَ ۔ اَوْشَکَ اور واسطے قرب خبر کے وضع کئے گئے ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ استعمال کی تین صورتیں ہیں +

(۱) عَسٰی واسطے امید کے آتا ہے۔ اور اس کی خبر کے ساتھ اَنْ اکثر ہوتا ہے جیسے عَسَی اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ (نزدیک ہی امید ہے کہ اللہ فتح دے) یہ فعل غیر منصرف ہے اور اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا +

(۲) کَادَ واسطے قرب حصول خبر کے آتا ہے اور اس کی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے جیسے کَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا - (قریب ہے کہ لوگ اس کو چمٹ جائیں) +

تنبیہ:- "عسٰی" کی خبر سے کبھی "اَنْ" حذف ہوتا ہے اور "کَادَ" کی خبر کے ساتھ آجاتا ہے مگر پہلے کی خبر پر "اَنْ" لانا اور دوسرے کی خبر سے "اَنْ" کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے

(۳) کَرَبَ و اَوْشَکَ شروع کیواسطے آتے ہیں پہلے کی خبر بغیر "اَنْ" کے اور دوسرے کی خبر مع "اَنْ" کے ہوتی ہے۔ جیسے کَرَبَ الْقَلْبُ يَذُوْبُ (نزدیک ہے کہ دل پگھل جائے) اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَّاْتِيَ - (نزدیک ہے کہ زید آئے) +

فائدہ:- طَفِقَ ۔ جَعَلَ ۔ اَخَذَ بھی افعال مقاربہ ہیں اور مضارع پر آتے ہیں۔ مگر ان کی خبر پر "اَنْ" کا لانا منع ہے۔ جیسے طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ - (آدم اور حوا دونوں اپنے بدن پر بہشت کے پتے سینے لگے۔) جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ (رسول خدا صلعم عمار بن یاسر کا سر سہلانے لگے) (اَخَذْتُ اَكْتُبُ) میں لکھنے لگا

سوالات

۱۔ "کَانَ" اور "صَارَ" ایک معنی میں مستعمل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مع وجہ بیان کرو۔

۲۔ "مَادَامَ زَيْدٌ يَجْلِسُ" کو پورا جملہ بنانے کیلئے کس چیز کی ضرورت ہے؟

۳۔ اَصْبَحَ زَيْدٌ قَائِمًا اور اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا میں "اَصْبَحَ" کن کن معنوں میں مستعمل ہوا ہے

۴۔ عَسٰی اور کَادَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۵۔ جَعَلَ اور اَوْشَکَ میں علیحدہ علیحدہ کیا کیا خصوصیتیں پائی جاتی ہیں؟

سبق نمبر (۱۶)

حروف مشبہ بالفعل یہ چھ ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ (بے شک)، کَاَنَّ (گویا کہ)، لٰکِنَّ (لیکن)، لَیْتَ (کاش کہ)، لَعَلَّ (شاید کہ) ان کو مشبہ بالفعل اس واسطے کہتے ہیں کہ ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے :-

اِنَّ و اَنَّ واسطے تحقیق جملہ کے آتے ہیں۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (خدا بے شک بخشنے والا مہربان ہے) بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھے معلوم ہوا کہ زید ضرور کھڑا ہے)

کَاَنَّ۔ واسطے تشبیہ کے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (زید گویا شیر ہے)

لٰکِنَّ واسطے استدراک کے یعنی دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے جیسے۔ قَامَ زَیْدٌ۔ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہوا مگر عمرو بیٹھا ہے)۔

لَیْتَ۔ واسطے تمنی کے آتا ہے۔ جیسے آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی پھر آتی)۔

لَعَلَّ واسطے رجا یعنی ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید قیامت قریب ہو)۔

ان چھیوں حرفوں کے بعد جب "ما" کافہ آئے تو ان کے عمل کو زائل کر دیتا ہے جیسے۔ اِنَّمَا اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اس وقت یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ (گویا ان کو موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے)۔

سبق نمبر ۱۷

اِنَّ و اَنَّ کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ "اِنَّ" (مکسورہ) صدر کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم اور خبر سے مل کر کلام تام بن جاتا ہے جیسے۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ "اِنَّ" اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہے۔ "اَنَّ" (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے۔

اور اپنے اسم و خبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور ایک فعل یا اسم کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جس کا یہ "اَنَّ" فاعل یا مفعول یا کوئی اور جزء جملہ بن سکے جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَ عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ۔ پہلی جگہ "اَنَّ" اپنے اسم اور خبر سے مل کر "بَلَغَ" کا فاعل اور دوسری جگہ "عَلِمْتُ" کا مفعول ہے۔

فائدہ: "اِنَّ" (مکسورہ) کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوحہ آتا ہے جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ اور علم اور اس کے مشتقات کے بعد جب "اَنَّ" (مفتوحہ) کی خبر پر لام آئے تو اس وقت "اَنَّ" بھی مکسورہ ہو جاتا ہے جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ (خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ تم بے شک اس کے رسول ہو)۔

سوالات

(۱) "لَیْتَ" اور "لَعَلَّ" کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۲) "اِنَّ" اور "اَنَّ" کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے؟

(۳) ان فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو۔ پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو۔

اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَہُمْ۔ عِنْدِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ۔ اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ

سبق نمبر ۱۸ اور ۱۹

مَا و لَا مشابہ بلَیْسَ | یہ دونوں حرف نفی اور جملہ اسمیہ پر داخل ہونے میں "لَیْسَ" کے مشابہ ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے:-

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں)، مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں)۔

لَا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے جیسے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں) جب مَا کی خبر اس کے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر اِلَّا کا لفظ آئے تو پھر مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔

جب لَا کے آخر میں تَ لاحق ہو تو پھر لفظ حِیْن کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہ لَاتَ کا اسم اَلْحِیْنُ محذوف ہے۔ پس تقدیر یوں ہو گی لَاتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ۔

لا نفی جنس | یہ حروف واسطے نفی جنس اسم نکرہ کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا

اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اکثر یہ نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے جیسے
لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ۔ لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو
تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لا
کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت لا کا عمل کچھ نہیں ہوگا۔
اور معرفہ مرفوع ہوگا۔ جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد
دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین دیں جیسے
لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ حج کے دنوں میں نہ عورتوں کی رغبت کرے اور نہ گناہ)
خواہ رفع تنوین جیسے۔ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ وَلَا خُلَّةٌ (وہ دن جس میں نہ خرید
فروخت ہوگی نہ یاری) +

نحویوں نے اسی اصل پر (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) میں پانچ
وجہیں جائز رکھی ہیں :-

(۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ	(فتح ہر دو)	دونوں جگہ لا نفی جنس
(۲) لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ	(رفع ہر دو)	دونوں جگہ لا بمعنی لَيْسَ
(۳) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ	(فتح اول رفع دوم)	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا بمعنی لَيْسَ
(۴) لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ	(رفع اول و فتحہ دوم)	پہلا لا بمعنی لَيْسَ اور دوسرا نفی جنس
(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً	(فتحہ اول و نصب دوم)	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا زائد

سوالات

(۱) لا مشابہ بلَيْسَ اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہو سکتی ہے؟
(۲) ان فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو اور پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو۔
مَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ لَا عَلَيْكَ +
(۳) ان فقروں میں ما و لا نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا؟
مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ۔ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ +

سبق نمبر (۲۰ و ۲۱) جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ کہ اس میں قَامَ مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں۔ زَیْدٌ مسند الیہ ہے اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔

ہر فعل لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور بصورت متعدی ہونے کے مفعول کو نصب بھی جیسے۔ ضَرَبَ زَیْدٌ عُمَرًا۔

فاعل اور فعل کے احکام

۱۔ فاعل وہ اسم ہے جس کے پہلے فعل یا شبہ فعل[1] بطریق اسناد آئے اور اس فعل یا شبہ فعل کا قیام اس سے ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ پہلی مثال میں قَامَ فعل اور دوسری میں قَائِمٌ شبہ فعل ہے جنہوں نے اپنے فاعل کو رفع کر دیا ہے۔

۲۔ فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسم ظاہر اور دوسری اسم ضمیر۔ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا اور تذکیر و تانیث میں دونوں مطابق ہوں گے۔ جیسے۔ قَامَ الرجل۔ قام الرجلان۔ قام الرجال۔ قامت المرأۃ۔ قامت المرأتان۔ قامت النساء۔

جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل وحدت تثنیہ و جمعیت اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے الرجل قام الرجلان قاما۔ الرجال قاموا۔ المرأۃ قامت۔ المرأتان قامتا۔ النساء قمن۔

اس صورت میں الرجل مبتدا قام فعل ضمیر (ھو) راجع طرف مبتدا وہ اسکا فاعل

۳۔ جب فاعل مؤنث حقیقی فعل سے متصل ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہوگا۔ جیسے قالت امرأۃ عمران۔ مگر جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے آسکتا ہے جیسے۔ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ یا فَمَنْ جَاءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ۔

[1] شبہ فعل سے مراد اسم فاعل۔ اسم مفعول صفت مشبہ۔ مصادر اور اسم تفضیل ہے۔

۴۔ دیگر مؤنث غیر حقیقی تو میں بھی فعل کی دو صورتیں ہیں۔
اگر فعل فاعل سے پہلے ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے جیسے۔
طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَ الشَّمْسُ قرآن مجید میں ہے وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
اگر فعل فاعل سے پیچھے ہو تو فعل کا مؤنث لانا واجب ہے جیسے۔ اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ
۵۔ جب فاعل جمع مکسر ہو تو خواہ ذوی العقول سے ہو خواہ غیر ذوی العقول سے تو
اس کا حال مؤنث غیر حقیقی کا سا ہوگا۔ جیسے قامت الرجال۔ قام الرجال ذھبت
الایام۔ ذھب الایام مگر یہاں الرجال قاموا بھی کہہ سکتے ہیں۔

(فاعل کب مقدم ہوگا)

فاعل ہمیشہ مفعول سے پہلے آتا ہے مگر مفصلہ ذیل حالتوں میں فاعل کی
تقدیم واجب ہے (۱) اگر فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصورہ ہوں اور اشتباہ
کا اندیشہ ہو جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ۔
۲۔ فاعل ضمیر متصل ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا۔
۳۔ مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے "مَا ضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًا"

(فعل اور فاعل کس جگہ حذف ہوتے ہیں)

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے جیسے کوئی شخص کہے مَنْ
ضَرَبَ اور تم کہو زَیْدٌ تو اس جگہ ضَرَبَ فعل محذوف ہوگا کبھی یہ وجوباً حذف ہوتا ہے جیسے
وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ اس جگہ اَحَدٌ کے پہلے اسْتَجَارَکَ فعل محذوف ہے
جب سوال کا جواب نعم یا بلیٰ سے ہو تو فعل اور فاعل دونوں حذف ہو جاتے ہیں جیسے
اَقَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ تو یہاں سے دونوں فعل اور فاعل محذوف ہیں۔

مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ

یہ ایسے فعل کا مفعول ہے جس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا فعل مجہول اسکی طرف نسبت کیا جاتا
ہے اور یہ احکام میں فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے اور اسے نائب فاعل بھی کہتے ہیں:۔
ہر فعل مجہول مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ کو رفع دیتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ
تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں اس کا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے۔

سبق نمبر (۲۳)

جملہ فعلیہ کی مشق

(۱) ان فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تذکیر پر غور کرو۔ اور پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو

جاءَ زیدٌ۔ ذھبَ بکرٌ تغلبَ السوسمُ۔ طلعَ النھارُ۔ اِسودَّ اللیلُ اِنکسرَ الاناءُ +

(۲) ان فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تانیث پر غور کرو اور پھر اردو میں ترجمہ کرو

تبسّمتِ المراۃُ۔ تدحرجتِ الکرۃُ۔ اشتعلتِ النّارُ انشقّتِ الارضُ +

(۳) ان فقروں میں فاعل جمع ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث اور واحد و جمعیت پر غور کرو۔ اور پھر اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) اِبیضّتِ الثیابُ۔ اِنکسرتِ الاوانی۔

(۲) اِشتہرتِ الاخبار۔ اِختلفتِ الاقوال۔

(۳) قال نسوۃٌ فِی المدینۃ۔ اذا جاءکَ المؤمنات۔

(۴) ان فقروں میں فاعل ضمیر ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث پر غور کرو

(۱) زیدٌ یمشی۔ اثنان لا یستبعان۔ الرجالُ قاموا۔

(۲) زینبُ تضحکُ۔ اُختاکِ لم تذھبا۔ نساءُ البلد اجتمعن

(۵) ان فقروں کو درست کرو۔

ھندٌ جاءَ۔ اَخواتک قاموا۔ آباءُکم صاما

(۶) فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو۔

وہ سو گیا۔ لڑکا ہنس پڑا۔ رات آئی کپڑا کالا ہو گیا چہرے گرد آلود ہو گئے۔ زمین پھٹ گئی۔ سورج نکل آیا۔ دشمن مر گئے۔ میرے بھائی آ گئے۔ عورتیں شہر میں اکٹھی ہو گئیں +

سبق نمبر ۲۳، ۲۴

مفاعیل خمسہ

مفعول پانچ ہیں۔ مفعول بہٖ۔ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہٗ۔ مفعول معہٗ۔ اور یہ سب فعل سے منصوب ہوتے ہیں۔ ان کا مختصر بیان حسب ذیل ہے۔

(۱) مفعول بہٖ

مفعول بہٖ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا) کبھی یہ مفعول فعل پر مقدم آتا ہے جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُ۔ جب قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ کے عامل (فعل) کا حذف کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں۔

منادیٰ وہ اسم جس پر حرف ندا آئے۔ یہ حرف قائم مقام " اُدْعُوْ " محذوف کے ہوتا ہے۔ جیسے " یَا زَیْدُ " کہ اصل میں تھا اَدْعُوْ زَیْدًا (میں زید کو بلاتا ہوں) اُدْعُوْ کو کثرت استعمال کے باعث حذف کرکے حرف ندا کو اس کا قائم مقام کیا۔ پس منادیٰ مفعول بہ ہے اور یہ کئی طرح آتا ہے۔

(۱) اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ۔ یَا رَجُلُ۔ جب منادیٰ پر لام استغاثہ (فریادرسی) داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے جیسے یَا لَلّٰہِ میرے لئے زید (یا اللہ میری امداد کر زید) اور اخیر میں الف استغاثہ کے لاحق ہونے سے مفتوح مگر اس وقت اس پر لام نہیں ہوتا جیسے یَا زَیْدَا۔ و یا زیداہ ۔

فائدہ:۔ جب منادیٰ مضموم لفظ ابن سے موصوف ہو جو دو علموں کے درمیان واقع ہوتا ہے تو منادیٰ معہ ابن کے مفتوح پڑھا جائے گا۔ جیسے یَا زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو اگر دو علموں میں نہ ہو تو پھر مثل عام اسموں کے پڑھا جائیگا۔

(۲) جب منادیٰ مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یَا اَهْلَ الْکِتَابِ۔ یَا طَالِعًا جَبَلًا۔ یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ اگر معرف باللام ہو تو اَیُّهَا۔ اَیَّتُهَا حرف ندا اور منادیٰ کے درمیان لے آتے ہیں جیسے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ یَا اَیَّتُهَا الْمَرْاَۃُ مگر لفظ اللہ پر صرف یا آتا ہے۔

(۳) لفظ رَب - اَب - اُم اور صاحب وغیرہ جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو یا غلامِی یا غلامِیَ یا غلامِ یا غلاما کی مانند چاروں طرح ان کا پڑھنا درست ہے جیسے یا ربِّ بجائے یا ربِّی کے یا ابِ بجائے یا ابِی کے مگر یا اَبِی یا اُمِّی کی یٰ کبھی تؔ سے بدلکر یا اَبَتِ یا اُمَّتِ بھی پڑھی جاتی ہے (۴) کبھی منادیٰ کے آخر کا حرف تخفیف کیلئے گرا دیتے ہیں جیسے یا حارِ یا حارث میں اور یا عبّ یا عباس میں اور اسکو ترخیم کہتے ہیں۔ کبھی حرف ندا کا حذف ہو جاتا ہے جیسے "یُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ہٰذَا" یعنی یا یُوسُفُ۔ ایسا ہی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ" دعا کے موقعہ پر حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے آخر میں میم مشدد لاتے ہیں جیسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ +

(۵) جب کسی مُردے کو یا یا وا کے ساتھ پکار کر روئیں تو اس کو مندوب کہتے ہیں۔ یہ مندوب ہر امر میں مثل منادیٰ کے ہوتا ہے جیسے "یَا زَیْدَا" (ہائے زید) مگر کبھی اس کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیتے ہیں جیسے وَا مُصِیْبَتَاہْ (وائے مصیبت) وا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یا منادیٰ اور مندوب دونوں میں مشترک ہے +

اضمار علیٰ شرط التفسیر | وہ اسم جس کا عامل ناصب (فعل) الشرط التفسیر مضمر (مقدر) ہو اس کے بعد جو فعل آئے وہ اپنے مابعد میں عمل کرنے سے اسی میں اُلجھا رہتا ہے اور ماقبل میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ اس فقرے میں زیدًا اسم منصوب اور اس کے بعد فعل ضربت ہے جو اپنے مابعد کے عمل میں اُلجھ رہا ہے اور اس سبب سے زید میں عمل نہیں کرتا پس اس میں عمل کرنے کے واسطے ایک فعل مقدر ٹھیرایا جائے گا جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ مگر اس میں تکرار فعل لازم آتی ہے اس واسطے فعل کو مقدر اور مضمر کیا۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ مَنَازِلَ یعنی قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ ایسے اسم سے پہلے اگر اذا کے سوائے کوئی حرف شرط کا مثل لو - اِنْ - مَتیٰ - اینما - حَیْثُمَا کے آئے یا کوئی حرف تخصیص کا ہو تو اس کو ضرور نصب آئیگا +

تحذیر | تحذیر کے معنی ڈرانے کے ہیں جس چیز سے ڈرائیں اس کو مُحَذَّر منہ کہتے ہیں۔ یہ مفعول اِتَّقِ یا بَعِّدْ وغیرہ افعال کے مقدر ماننے سے آتا ہے جیسے اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ کہ اصل میں تھا اِتَّقِ نَفْسَکَ وَالْاَسَدَ (اپنے آپ کو شیر سے بچا) کبھی محذر منہ مکرر لایا جاتا ہے جیسے اَلطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ کہ اصل میں تھا بَعِّدِ الطَّرِیْقَ (راستہ سے بچ)

تنبیہ: "اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ" کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں "اِیَّاکَ مِنَ الْاَسَدِ" لیکن "اِیَّاکَ الْاَسَدَ" کہنا درست نہیں ہے

سبق نمبر ۲۵

باقیماندہ مفعول

(۲) مفعول مطلق | وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اسکا مادہ فعل کا ہم معنی ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) یہ مفعول تین طرح سے مستعمل ہوتا ہے (۱) تاکید کے واسطے جیسے اوپر کی مثال میں مذکور ہوا (۲) بیان نوع کیواسطے۔ جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیِّ (میں قاری کی نشست بیٹھا) (۳) بیان عدد کیواسطے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک نشست بیٹھا)۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے باہر سے آنیوالے کے واسطے کہیں خَیْرَ مَقْدَمٍ کہ اس میں "قَدِمْتَ" محذوف ہے جیسے دعا کے موقع پر کہتے ہیں "رَعْیًا" اور مراد یہ ہوتی ہے رَعَاكَ اللّٰهُ رَعْیًا خدا تیرا حامی مددگار ہو۔

(۳) مفعول فیہ | وہ زمان یا مکان جس میں فعل واقع ہو اس کو ظرف بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرف زمان جس میں وقت کے معنی ہوں جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)

(۲) ظرف مکان جس میں جگہ کے معنی ہوں جیسے قُمْتُ خَلْفَكَ (میں تیرے پیچھے کھڑا ہوا)

ظرف زمان خواہ محدود ہو خواہ غیر محدود یہ دونوں فی کے مقدر ہونے سے منصوب ہو سکتے ہیں جیسے سَافَرْتُ شَهْرًا. قُمْتُ دَهْرًا (ای فِی شَهْرٍ و دَهْرٍ) لیکن ظرف مکان محدود میں فِی کا ذکر کرنا ضروری ہے جیسے جَلَسْتُ فِی الدَّارِ، فِی السُّوقِ، فِی الْمَسْجِدِ کہ اس جگہ جَلَسْتُ الدَّارَ وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ باب دَخَلْتُ کے بعد یہ الفاظ بلحاظ وسعت کلام کے منصوب مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے دَخَلْتُ الدَّارَ، الْمَسْجِدَ

(۴) مفعول لہٗ | وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو جیسے ضَرَبْتُهُ تَأْدِیبًا (میں نے اس کو ادب دینے کے واسطے مارا) اس جگہ تادیبا مفعول لہٗ ہے ایسے ہی قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا (میں بسبب بزدلی لڑائی سے بیٹھ رہا)

(۵) مفعول معہٗ | وہ اسم ہے جو بعد واؤ (بمعنی مع) واسطے مصاحبت کے فاعل یا مفعول کے آئے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّیَالِسَةَ (جاڑا چادروں کے ساتھ آیا) اس جگہ طیالسۃ مفعول معہ ہے۔ ایسے ہی كَفَاكَ وَزَیْدًا دِرْهَمٌ (تجھ کو زید سمیت ایک درہم کافی ہے)۔

سبق نمبر (۲۶)

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ رَاکِبًا نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا جبکہ بندھا ہوا تھا) اس جگہ مَشْدُوْدًا نے زید کی حالت مفعولیت کو بیان کیا لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا جس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے) اس جگہ رَاکِبَیْنِ دونوں سے حال ہے۔ فاعل اور مفعول کو ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے لیکن جب ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم لانا واجب ہے جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)

کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اس وقت واؤ اور ضمیر یا صرف واؤ کا ہونا اس میں ضروری ہے جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ ۔

جب حال جملہ فعلیہ اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ یَسْعٰی (زید دوڑتا ہوا آیا) جب فعل ماضی حال ہو تو اس پر قَدْ کا آنا ضروری ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَقَدْ خَرَجَ غُلَامُهٗ ۔

تمییز تمییز ایک اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم شے کے بعد اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے جیسے حَلُنَ زَیْدٌ نَسَبًا۔ (زید از روئے نسب بزرگ ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہم نے زمین کو از روئے چشموں کے جاری کیا)۔ ان مثالوں میں نَسَبًا اور عُیُوْنًا تمییز ہیں ۔

فائدہ: تمییز صرف فعلوں کا معمول نہیں بلکہ اسم تام[1] کا معمول بھی ہوتی ہے کبھی مفرد مقدار[2] سے آتی ہے۔ جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس آدھ سیر روغن زیتون ہے) عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (دو پیالے گیہوں) رِطْلٌ زَیْتًا (آدھ سیر روغن زیتون) اور کبھی مفرد غیر مقدار سے جیسے خَاتَمٌ فِضَّةً مگر اسکو مجرور با اضافت پڑھتے ہیں یعنی خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)

---

[1] اسم تام اسکو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنی تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تمام ہو جاتا ہے۔

[2] نحویوں کی اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں عدد، پیمانہ، وزن، مساحت

سبق نمبر (۲۷)

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو اِلّا یا اس جیسے الفاظ کیساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کریں جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) اس میں زید مستثنیٰ ہے جو قوم میں داخل تھا مگر اِلَّا کے ساتھ اس سے الگ ہوا اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا اس سے مستثنیٰ ہو گیا۔ پس قوم مستثنیٰ مِنہُ ہے۔ یعنی وہ چیز جس سے کوئی چیز الگ کی گئی ✦

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ایک متصل جو مستثنیٰ مِنہُ کی جنس سے ہو جیسے اوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا۔ دوم منقطع جو مستثنیٰ مِنہُ کی جنس سے نہ ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا) اس میں حمارًا مستثنیٰ قوم کی جنس سے نہیں ✦

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنیٰ متصل جب اِلَّا کے بعد آئے اور کلام مثبت تام ہو یعنی نفی اور نہی اور استفہام انکاری اس میں نہ ہو تو منصوب ہوگا جیسے فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اور اگر کلام غیر مثبت ہو تو اس کے اعراب کی دو (۲) صورتیں ہیں:۔

(۱) اگر مستثنیٰ مِنہُ مذکور اور متصل ہو تو اس کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ مِنہُ کے موافق اعراب دینا دونوں جائز ہیں۔ جیسے وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ اس جگہ شُهَدَآءُ کے لحاظ سے اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ کو بھی مرفوع پڑھتے ہیں ✦

(۲) اگر مستثنیٰ مِنہُ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق ہوگا جیسے لَا یُفْلِحُ اِلَّا الْفَاسِقُ۔ لَا تَقُوْلُوْا اِلَّا الْحَقَّ پہلی مثال میں اَحَدٌ مستثنیٰ محذوف ہے جو فاعل واقع ہوا ہے اس واسطے اِلَّا الْفَاسِقُ مرفوع ہوگا۔ دوسری مثال میں شَیْئًا مستثنیٰ مِنہُ محذوف ہے جو مفعول واقع ہوا ہے اس واسطے اِلَّا الْحَقَّ منصوب ہوگا اگر مستثنیٰ لفظ خَلَا وعَدَا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے جیسے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ اور اگر غَیْر اور سِوَا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہوگا جیسے۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ ✦

سبق نمبر (۲۸)

تمیز اسمائے اعداد | اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے :۔
(۱) ثَلٰثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک مجرور اور مجموع خواہ عدد مذکر ہو یا مؤنث۔ جیسے سَبْعُ لَیَالٍ وَّ ثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن)
(۲) اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ تک منصوب اور مفرد جیسے رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (میں نے گیارہ ستارے دیکھے) فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشَرَۃَ عَیْنًا (اس میں بارہ چشمے پھوٹے)
(۳) مِائَۃٌ۔ اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کی مجرور و مفرد۔ جیسے عِنْدِیْ مِائَۃُ دِرْھَمٍ وَمِائَتَا ثَوْبٍ وَمِئَاتُ فَرَسٍ۔ اَلْفُ بَقَرٍ وَ اَلْفَا غَنَمٍ وَ اٰلَافُ حِمَارٍ ۔
فائدہ :۔ تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں ۔

تمیز از عدد بر سہ جہت داں ز سہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور
ز دہ تا صد بر تر ہمہ منصوب و مفرد ز صد بر تر ہمہ فرد ست و مجرور

تنبیہ :۔ واحد اور اثنان بغیر معدود (تمیز) کے مستعمل ہوتے ہیں ان میں مذکر کے واسطے عدد مذکر اور مؤنث کے واسطے عدد مؤنث آتا ہے۔ جیسے اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ مگر ثلٰثہ سے عشرۃ تک مذکر تاء سے اور مؤنث بغیر تاء کے آتا ہے۔ جیسے۔ ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ وَّ ثَلٰثُ نِسَاءٍ اس کے بعد اَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدٰی عَشَرَۃَ اِمْرَأَۃً تیرہ سے ننانوے (۹۹) تک پھر خلاف قیاس جیسے ثَلٰثَۃَ عَشَرَ مذکر کے واسطے اور ثَلٰثَ عَشَرَۃَ مؤنث کیواسطے۔ اس ترکیب میں مذکر کے لیے عَشَرَ اور مؤنث کیلئے عَشَرَۃَ کا استعمال قائم رہے گا ۔

عقود یعنی دہائیوں میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہوتے ہیں جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ وعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً اور عقود کے ساتھ جب اکائی لگائی جائے تو واؤ عاطفہ بڑھائی جاتی ہے جیسے اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَاِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً ۔

سبق نمبر (۲۹، ۳۰)

مجرورات

مجرور وہ اسم ہے جس کو بواسطہ حرف جر کے زیر آئے۔ اگر حرف جر لفظ میں ظاہر ہو تو اس کو جار مجرور کہتے ہیں جیسے فِی الدَّارِ۔ فی جار۔ الدار مجرور۔ اگر لفظ میں ظاہر نہ ہو تو اس کو مضاف، مضاف الیہ کہتے ہیں جیسے کِتَابُ زَیْدٍ کتاب مضاف۔ زید مضاف الیہ۔ گویا مضاف کے بعد لام حرف جر چھپا ہوا ہے کہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ مگر مضاف کی حرکت عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ کبھی اس کو رفع آتا ہے کبھی نصب اور کبھی جر۔ امثلہ ذیل میں مضاف کی تینوں حرکتوں پر غور کرو:-

(۱) ذَهَبَ صَاحِبُ الْكَرْمِ (صاحب کرم گیا) اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے اس واسطے اسکو رفع آیا۔

(۲) قَرَأَ خَالِدٌ كِتَابَ اللّٰهِ (خالد نے خدا کی کتاب پڑھی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے۔ اس واسطے اس کو نصب آیا۔

(۳) مَرَرْتُ بِوَلَدِ الرَّشِيْدِ (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گذرا) اس جگہ ولد مضاف اور مجرور ہے اس واسطے اس کو جر آیا۔

مضاف ہمیشہ ال تعریف سے خالی ہوتا ہے۔ اور اضافت کے وقت تنوین نون تثنیہ و نون جمع اس سے گر جاتا ہے جیسے خَرَجَ غُلَامَا زَیْدٍ (زید کے دو غلام نکلے) غُلَامَا اصل میں غُلَامَانِ تھا۔ جَاءَ مُسْلِمُوْا مِصْرَ (مصر کے مسلمان آئے) مُسْلِمُوْ۔ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) معنوی جس میں اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ کے سوا کوئی اور اسم مضاف ہو۔ یہ اضافت بہ تقدیر حرف جر کئی طرح سے آتی ہے۔ کبھی تقدیر مِنْ سے جبکہ مضاف جنس مضاف الیہ سے ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ یعنی خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ کبھی تقدیر فی سے جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو جیسے ضَرْبُ الْيَوْمِ یعنی ضَرْبٌ

فِی الْمَرْدِ۔ اور کبھی تقدیر لَامِ سے جب کہ اوپر کی دو لیلی صورتیں نہ ہوں جیسے کِتَابُ زَیْدٍ یا یعنی کِتَابٌ لِزَیْدٍ۔ اس اضافت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اسم نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تعریف حاصل کرتا ہے اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصص مگر لفظ مثل غیر۔ سوا۔ اور ان کے اشباہ کے مضاف ہونے سے تعریف یا تخصص نہیں ہوتی جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ غَیْرِ زَیْدٍ +

(۲) لفظی جو صفت کا صیغہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو جیسے۔ ضَارِبُ زَیْدٍ اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے۔ یعنی تنوین وغیرہ گر جاتے ہیں تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی۔ اسی واسطے اس میں مضاف پر الف لام بھی آجاتا ہے۔ جیسے الضَّارِبُ الرَّجُلِ +

فائدہ :۔ موصوف صفت کی طرف (باوجود قیام معنی وصفی) مضاف نہیں ہو سکتا کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کی جگہ مستعمل نہیں ہو سکتیں۔ مسجد الجامع۔ جانب الغربی۔ صلوٰۃ الاولیٰ بقلۃ الحمقاء۔ گو بظاہر موصوف صفت کی طرف مضاف ہے مگر یہاں حقیقت میں موصوف محذوف مانا گیا ہے یعنی یہ الفاظ اصل میں تھے مسجد الوقت الجامع۔ جانب المکان الغربی۔ صلوٰۃ الساعۃ الاولیٰ۔ بقلۃ الحبۃ الحمقاء پس اس صورت میں یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف نہ ہوئی ایسا ہی جَرْدُ قَطِیْفَۃٍ (چادر کہنہ) اَخْلَاقُ ثِیَابٍ (پارچات کہنہ) کہ اصل میں" قَطِیْفَۃٌ جَرْدٌ" اور" ثِیَابٌ اَخْلَاقٌ" گویا صفت کو موصوف پر مقدم کرکے مضاف کیا ہے۔ اس جگہ" جرد" اور" اخلاق" صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور" قطیفہ" اور" ثیاب" ان کی تمیز جو واسطے رفع ابہام کے اضافت کے طور پر آتے ہیں۔ پس یہ اضافت ممیز کی تمیز کی طرف ہوئی۔ نہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف +

جب ایک اسم دوسرے اسم کا ہم معنی ہو یا دونوں کا مصداق ایک ہو تو ان میں بھی اضافت جائز نہیں۔ کیونکہ اضافت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا مثل لیث و اسد (شیر) منع و حبس (روکنا) انسان و ناطق۔ پس لیث اسد یا اسد لیث کہنا بے فائدہ ہوگا۔ یہی حال باقی الفاظ کا ہے +

سبق نمبر (۳۱)

اجزائے جملہ کی تقسیم بلحاظ رفع نصب و جر کے

اوپر کے سبقوں میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اس کے جزو اصلی صرف دو ہوتے ہیں۔ مسند الیہ و مسند۔ ان کے سوا باقی جس قدر ہوں وہ متعلقات جملہ کہلاتے ہیں ان میں سے بعض مرفوع ہوتے ہیں۔ بعض منصوب۔ اور بعض مجرور۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اول مرفوعات۔ یہ آٹھ ہیں (۱) مبتدا (۲) خبر (۳) فاعل (۴) نائب فاعل (۵) اسم کانَ اور اسکے ساتھیوں کا (۶) خبر اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کی (۷) اسم ما و لا مشابہ بلیس (۸) خبر لائے نفی جنس +

دوم منصوبات۔ اور یہ بارہ ہیں (۱) مفعول بہٖ (۲) مفعول مطلق۔ (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہٗ (۵) مفعول معہٗ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنےٰ (۹) خبر کَانَ اور اس کے ساتھیوں کی (۱۰) اسم اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کا (۱۱) خبر ما و لا مشابہ بلَیْسَ (۱۲) اسم لائے نفی جنس +

سوم مجرورات۔ اور یہ دو ہیں (۱) مضاف الیہ (۲) مجرور +

منجملہ ان کے جہاں مسند الیہ اور مسند دونوں مرفوع ہیں، موجودہ کتب نحو میں ان کا بیان ایک جگہ لکھا ہے۔ اور جہاں ایک مرفوع اور دوسرا منصوب ہے اس کو رفع و نصب کے لحاظ سے دو جگہ درج کیا ہے یہ آٹھ ہیں :۔

(۱) کَانَ کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں جیسے کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا +

(۲) اِنَّ کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ +

(۳) مَا و لَا مشابہ بلَیْسَ کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں جیسے مَا زَیْدٌ بَشَرًا۔ لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا +

(۴) لائے نفی جنس کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ مگر اس کتاب میں تسہیل مطالب کی غرض سے ان آٹھوں کا بیان اپنے اپنے موقعہ پر سلسلہ وار ایک جا درج کیا گیا ہے +

سبق نمبر (۳۲)

ایک مشقی حکایت

اس حکایت کا ترجمہ کرو۔ اور مرفوعات منصوبات اور مجرورات کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے بیان کرو !!

قیلَ اِنَّ بعضَ الادباءِ مرّ ذاتَ یومٍ علی نحویٍّ یدرّس فی دارٍ لہٗ وبین یدیہِ صبیٌّ یقرءُ النحوَ۔ فوقفَ بازاءِ بابہٖ لیسمعَ قراءۃَ الصبیّ فسمعہٗ یقول یا سیّدی اذا قلتُ خرجَ الناسُ الّا زیدًا وقیل لی لایِّ سببٍ لم یخرج زیدًا فما اقول۔ فقال الشیخ قل انّہٗ مشتغلٌ بضربِ عمروٍ۔ فقال الصبیّ احسنتَ۔ فاذا قلتَ قامَ القومُ الّا حمارًا وقیل لی لایِّ علّۃٍ لم یقمِ الحمارُ فما اقول۔ فقال الشیخ قل انّہٗ مشتغلٌ بِاکلِ العلفِ۔ قال الصبیّ احسنتَ۔ فاذا قلتَ جاءَ الامیرُ والجیشُ وقیل لی ما الذی جاءَ بالامیرِ وجیشہٖ فما اقول۔ قال الشیخ قل انّھم جاءوا لیحکموا ھذا الشیخَ بضربی۔ فصرخَ الصبیّ ونادی یا اُمّہ محمدُ ادرکونی۔ ای اخی اعنتَ اخاکَ یا ابنَ الوحا الوحا۔ ھیا قومُ العجلَ العجلَ۔ فانّ الشیخَ قد جُنّ۔ ولانْ امر بضربی۔ ثمّ ولّی ھاربًا۔ فضحکَ الادیبُ منہ ومضٰی لِشانہٖ ۰

۱ذات یوم ۔ ایک دن		۵ ھیا ۔ حرف ندا ہے اصل میں ایا تھا	
۲ازاء ۔ مقابل			
۳صرخ ۔ چیخا چلایا		۶ العجل العجل جلدی کرو جلدی کرو	
۴ادرکونی ۔ میرے پاس پہنچو			
۵الوحا الوحا جلدی کرو جلدی کرو		۷ جُنّ ۔ دیوانہ ہوگیا ۰	

سبق نمبر (۳۳)

سوالات

الف (۱) مفعول کتنے ہیں۔ اُن کے نام اور ترتیب لکھو۔

(۲) منادیٰ کی رفع و نصب کی حالتیں بیان کرو۔

(۳) حال کسے کہتے ہیں اس کی ایک مثال دو۔

(۴) مستثنیٰ کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے؟

(۵) کن اعداد کی تمییز مجرور ہوتی ہے؟

(۶) جار مجرور۔ مضاف، مضاف الیہ میں کیا فرق ہے؟

(۷) اضافت سے تنوین اور تثنیہ و جمع پر کیا اثر پڑتا ہے؟

ب۔ ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب بیان کرو؟

(۱) یا جبالُ اوّبی معہ والطیر۔ یا حسرۃً علی العباد

(۲) انا کل شیٍٔ خلقناہ بقدرٍ - وربّکَ فکبّر

(۳) خرجت مخافۃَ الشرِ - دخلت المسجد

(۴) ذا النون اذ ذھب مغاضباً

(۵) ما فعلوہ الا قلیلٌ منہم - لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم۔

(۶) علیہا تسعۃ عشر - ان ھذا اخی لہٗ تسع وتسعون نعجۃ

(۷) تبت یدا ابی لہب۔ یا بنی اسرائیل

ج۔ (۱) فقرات ذیل کو صحیح کرو:۔

یا لَزیداہ - ما جاءنی احدٌ زیداً ۔ رأیت احد عشر امرأۃً۔

(۲) فقرات ذیل کا تسلسل درست مان کر ان کے اعراب درست کرو؟

یا عبدُ اللہ - جاءنی زیداً الا حمادٌ - رأیت احد عشر رجلٍ۔

سبق نمبر (۳۴) توابع کا بیان

تابع اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا اعراب ایک جہت سے موافق اسم سابق کے ہو اور اسم سابق کو متبوع کہتے ہیں۔ توابع پانچ ہیں۔ صفت۔ عطف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے +

صفت: صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی بھلائی یا برائی بیان کرے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ اس مثال میں رب کا لفظ اللہ کی صفت واقع ہے اور اعراب میں اپنے اسم سابق (اللہ) کے تابع ہے۔ پس اللہ متبوع اور رب اس کا تابع ہے +

صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جبکہ دونوں نکرہ ہوں جیسے تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ اور توضیح کا فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے جبکہ دونوں معرفہ ہوں جیسے وَامْرَأَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ۔ اور کبھی صرف تاکید ہوتی ہے جیسے نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ + ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت واقع ہو سکتا ہے پس صفات مثل اسم فاعل اسم مفعول اور صفت مشبہ بلحاظ اصل وضع کے نعت مستعمل ہونگے جیسے رجلٌ صالحٌ۔ زیدٌ المضروبُ۔ زمانٌ طویلٌ۔ ایسا ہی اسمائے جامد جبکہ اُن سے وصفی معنی حاصل ہوں، خواہ استعمال عام ہو۔ جیسے شہرٌ قمریٌّ۔ رجلٌ ذو مالٍ یا خاص۔ جیسے ھذا الرجل۔ جاءنی رجلٌ ایُّ رجلٍ +

صفت کی دو قسمیں ہیں ایک باعتبار اس وصف کے جو خود موصوف میں ہو جیسے رجلٌ صالحٌ اور اسکو صفت بحال موصوف کہتے ہیں۔ دوسری باعتبار اس وصف کے جو متعلق موصوف میں ہو۔ جیسے جاء زیدٌ العالمُ ابوہٗ کہ اس جگہ علم زید کے باپ کی ذات میں قائم ہے خود زید میں نہیں اور اسکو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں پہلی قسم دس باتوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ تعریف۔ تنکیر۔ وحدت۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر۔ تانیث۔ جیسے رجلٌ عالمٌ، رجلانِ عالمانِ۔ رجالٌ عالمونَ۔ زیدُنِ العالمُ۔ امرأۃٌ عالمۃٌ اور دوسری پہلی پانچ باتوں میں جیسے۔ ھو رجلٌ عالمۃٌ ابنتہ (وہ ایسا شخص ہے کہ اس کی بیٹی عالم ہے) ھذا الرجل العالم غلمانہ۔ (یہ اس شخص کا ہے جس کے غلام عالم ہیں)

فائدہ: کبھی نکرہ کی صفت میں جملہ خبریہ واقع ہوتا ہے اور اس جملہ میں ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف پھرا کرتی ہے۔ جیسے جاءَ رجلٌ ابوہ عالمٌ +

سبق نمبر ۳۵

عطف: وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عاطفہ آتا ہے اور یہ تابع اپنے متبوع کے ساتھ نسبت میں مقصود ہوتا ہے جیسے جاءَ زیدٌ وعمروٌ اس میں زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے۔ جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر منفصل سے اس کی تاکید لائی جاتی ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ أنَا وزَیدٌ اس جگہ أنا ضمیر منفصل ہے جو حرف عطف سے پہلے تاکید کے واسطے آئی ہے مگر جب بیچ میں فاصلہ ہو جائے تو پھر اس تاکید کو ترک کر دینا بھی جائز ہے جیسے مَا أشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا۔ اور جب ضمیر مجرور پر عطف کریں تو جار کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِكَ وَبِزَيْدٍ۔ اس جگہ زید مجرور (ک) پر معطوف ہے اس واسطے ب جارہ کا اعادہ کر کے (بزیدٍ) کہا۔ معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ ایک عامل کے دو معمولوں پر ایک حرف سے عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے جیسے ضَرَبَ زیدٌ عَمرًا وبکرٌ خالدًا۔ البتہ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اس وقت جائز ہوگا جبکہ مجرور مرفوع پر مقدم ہو جیسے فِي الدَّارِ زَيْدٌ وَالْحُجْرَةِ عَمْرٌو۔

تاکید: وہ تابع ہے کہ اپنے متبوع کو پختہ کرتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک لفظی جس میں لفظ مکرر ہو جیسے كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا۔ دوسری تاکید معنوی جو لفظ نفس، عین، کلا، کلتا، کل اور اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے ان میں سے نفس اور عین واحد تثنیہ و جمع کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں۔ مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ صرف واحد و جمع میں اور تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئیگا جیسے۔ قامَ زیدٌ نفسُہ۔ قام الزیدانِ انفسُہما۔ قام الزیدونَ انفسُہم۔ قامت ہندٌ نفسُہا۔ قامت الہندانِ انفسُہما۔ قامت الہنداتُ انفسُہنّ۔ یہی کیفیت عین کے استعمال کی ہے۔ "کلا" تثنیہ مذکر اور "کلتا" تثنیہ مؤنث کے واسطے آتا ہے جیسے۔ جاءَ الرجلانِ کلاہما جاءت المرأتانِ کلتاہما۔ "کل" اور "اجمع" دونوں واحد اور جمع کیواسطے مستعمل ہیں۔ "کل" مطابقت ضمیر سے تاکید واقع ہوتا ہے۔ اور "اجمع" مطابقت صیغہ سے جیسے قرأتُ الکتابَ کلَّہ وجاءَ القومُ کلُّہم۔ اشتریتُ العبدَ اجمعَ۔ وجاءَ الناسُ اجمعون۔ اکتع، ابتع والبصع بھی تاکید کے واسطے ہیں اور "کل" کے معنی دیتے ہیں مگر یہ تینوں اجمع کے تابع ہوتے ہیں جبتک اجمع نہ آئے ان میں سے کوئی نہیں آتا جیسے جاءَ الناسُ اجمعونَ اکتعونَ ابتعونَ ابصعونَ

سبق نمبر ۳۶

بدل وہ تابع ہے کہ مقصود نسبت سے یہی ہوتا ہے۔ متبوع صرف توطیہ وتمہید کے طور پر آتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ (زید بھائی تیرا آیا) اس میں زید مبدل منہ اور اخوک اس کا بدل ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں:-

(۱) بدل کل جس میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ اسی قسم سے ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ +

(۲) بدل البعض کہ مبدل منہ کا جزو ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا رَاْسَهٗ۔ اسی قسم سے ہے۔ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا +

(۳) بدل اشتمال کہ مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ اسی قسم سے ہے۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ +

(۴) بدل غلط کہ سبقت لسانی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ حِمَارٌ (آدمی آیا نہیں نہیں۔ گدھا) +

قاعدہ:- بدل مبدل منہ کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ کبھی دونوں نکرہ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ غُلَامٌ لَّكَ اور جب بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو اس کی نعت لانا ضروری ہے جیسے۔ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ کہ اس جگہ دوسرا ناصیہ بدل نکرہ اور "کَاذِبَةٍ" سے موصوف ہے

بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر وتانیث اور صیغہ میں مبدل منہ سے لازم ہے بدل بعض اور بدل اشتمال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ بھی تذکیر وتانیث اور واحد وتثنیہ وجمع میں کر لیتے ہیں اور بدل غلط میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں۔

عطف بیان وہ اسم ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ۔ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ پہلی مثال میں ابو عبداللہ اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے کبھی اس سے تخصیص مقصود ہوتی ہے جیسے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ۔ کبھی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف ازالہ وہم مدنظر ہوتا ہے جیسے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۔ فرعون کے ساحروں نے رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ کا لفظ اس واسطے بڑھایا کہ فرعون بھی دعویٰ ربوبیت کا کرتا تھا۔

سبق نمبر ۳

اسمائے مبنیہ کا بیان

اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات۔ (۲) اسمائے اشارات (۳) موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) کنایات (۸) ظروف۔ ان اسموں کا آخر عامل بدلنے سے متغیر نہیں ہوتا۔ تفصیل یہ ہے:۔

مضمرات ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع۔ منصوب اور مجرور۔ ان تینوں کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۱۸ میں مذکور ہو چکی ہے۔ ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے ضمیر منصوب مفعول کے موقع پر اور ضمیر مجرور مضاف الیہ کے موقع پر یہ سب ضمیریں وحدت تثنیہ جمعیت اور تذکیر و تانیث میں مرجع سے مطابق ہوتی ہیں امثلہ ذیل پر غور کرو:۔

		غائب	مخاطب
ضمیر مرفوع	مذکر	هو عالمٌ هم مسلمون	انت شاعرٌ انتم صالحون
	مؤنث	هی عالمةٌ هنّ مسلماتٌ	انتِ شاعرةٌ۔ انتنّ صالحاتٌ
ضمیر منصوب	مذکر	ضربتهٗ۔ ضربتهم	ضربتكَ۔ ضربتكم
	مؤنث	ضربتها۔ ضربتهنّ	ضربتكِ۔ ضربتكنّ
ضمیر مجرور	مذکر	رأیهٗ صائبٌ۔ کتابهم کامل	درسكَ سهلٌ۔ بلدكم جمیل
	مؤنث	رأیها ضعیفٌ۔ کتابهن ناقصٌ	درسكِ صعبٌ۔ بلدكنّ قریبٌ

جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں یا خبر اسم تفضیل من سے مستعمل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اس کو ضمیر فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ میں فاصل ہے جیسے أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ زیدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

جملہ کے پہلے کبھی ایک ضمیر غائب بلا مرجع آیا کرتی ہے۔ جب مذکر ہو اس کو ضمیر الشان اور جب مؤنث ہو تو ضمیر القصہ کہتے ہیں۔ یہ مبہم ہوتی ہے اور جملہ مابعد اس کی تفسیر کرتا ہے جیسے۔ هُوَ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ کَاَنَّهٗ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ انّها هندٌ قاعدةٌ۔

سبق نمبر ۳۸

اسماء الاشارۃ والموصولات

اسماء الاشارہ اسم اشارہ کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲۰ میں مذکور ہو چکی ہے قرب و بعد کے لحاظ سے اس کی مثال پر غور کرو :-

		واحد	تثنیہ	جمع
اسم اشارہ قریب	مذکر	هٰذَا اَخٌ	هٰذَانِ اخوانِ	هٰؤُلاءِ اِخوانُ یعقوب
	مونث	هٰذِهٖ اختٌ	هاتانِ اختانِ	
اسم اشارہ بعید	مذکر	ذٰلِكَ مسافرٌ	ذانِكَ مسافرانِ	اُولٰئِكَ اِخوۃُ یوسفَ
	مونث	تِلْكَ غریبۃٌ	تانِكَ غریبتانِ	

جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے اور مشارٌ الیہ اس کی صفت جیسے ذٰلِكَ الكِتٰبُ لا ریبَ فیہ کبھی اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور مشارٌ الیہ خبر۔ جیسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

موصولات اسم موصول کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲۰ میں مذکور ہو چکی ہے اسم موصول تنہا بغیر صلہ اور عاید کے جملہ کا پورا جز نہیں ہو سکتا صلہ اس کا جملہ خبریہ ہوتا ہے اور عاید ایک ضمیر جو موصول کی طرف پھرے جیسے الخَنّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ اس میں الَّذِیْ موصول یُوَسْوِسُ فعل ضمیر راجع بطرف موصول۔ اس کا فاعل۔ فعل مع فاعل کے جملہ صلہ ہوا۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ۔ اس میں الَّتِیْ موصول ... تُجَادِلُكَ جملہ صلہ ہے۔ ضمیر عاید جب مفعول ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے قَامَ الَّذِیْ ضَرَبْتَ ای ضَرَبْتَہٗ۔

مَنْ۔ مَا۔ اَیٌّ بمعنی الَّذِیْ۔ اَیَّۃٌ۔ الَّتِیْ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام بمعنی الَّذِیْ یہ سب موصول کے معنوں میں آتے ہیں۔

مَنْ اکثر ذوی العقول کے واسطے مستعمل ہوتا ہے جیسے اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ مَا اکثر غیر ذوی العقول کے واسطے۔ جیسے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ۔ اسم فاعل اور مفعول کی مثالیں یہ ہیں۔ جَاءَ الضَّارِبُ زَیْدًا یعنی جَاءَ الَّذِیْ ضَارِبٌ زَیْدًا۔ وَلِمَ المَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ یعنی قَامَ الَّذِیْ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ۔

سبق نمبر ۳۹

اسماء الافعال یہ نو اسم ہیں:- دونک۔ بلہ۔ علیک۔ حیہل۔ ھا۔ رُوَیْدَ۔ ھیہات۔ شتان۔ سرعان۔ امر فعل کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں:-

۱۔ بمعنی امر حاضر۔ یہ اسم کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں چھ ہیں۔

(۱) دونک بمعنی خُذْ جیسے دونک اللبن (دودھ لے) (۲) بلہ بمعنی دَعْ۔ بلہ التفکر فیما لا یعنیک (بے فائدہ چیز میں فکر کرنا چھوڑ) (۳) علیک بمعنی الزم جیسے علیک الرفق (رفق اختیار کر) (۴) حیہل بمعنی ائت جیسے حیہل الثرید (ثرید لا؛ ثرید وہ کھانا کہ روٹی دودھ یا شوربے میں ملی ہو) (۵) ھا بمعنی خُذْ جیسے ھا زیدًا (زید کو پکڑ) یہ لفظ تین طرح سے آتا ہے ھا۔ ھاءِ۔ ھاءَ ان میں سے پچھلا فصیح تر ہے۔ اور اس سے واحد، تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہوتے ہیں جیسے ھا ھاؤم۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ھاؤم اقرءوا کتابیہ (۶) رُوَیْدَ بمعنی أَمْهِلْ جیسے رُوَیْدَ زیدًا (زید کو جانے دو) کبھی یہ مصدر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے جیسے اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا۔

۲۔ بمعنی ماضی۔ یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور تعداد میں تین ہیں (۱) ھیہات بمعنی بَعُدَ جیسے ھیہات زیدٌ (زید دور ہوا) (۲) شتان بمعنی افترق جیسے شتان زیدٌ وعمروٌ (زید و عمر الگ ہوئے) (۳) سرعان بمعنی اسرع جیسے سرعان زیدٌ (زید نے جلدی کی)۔

تنبیہ:- بعض اسموں میں فعل کی نسبت کسی قدر مبالغہ ہوتا ہے۔ جیسے شتان ما بین خس وخلّ۔

فائدہ:- ان کے سوا چند اور اسم بھی اسماء الافعال کے معنی دیتے ہیں جیسے آمین (استجب) امہ (اکفف) صہ (اسکت) قفط (اکتف) الیک (تبعد عنی) علی بہ (جئ بہ) ہَیْتَ لَکَ (ہلم) ہات (اعط) ایک نحوی کا قول ہے کہ ھات اصل میں آت ہے صیغہ امر کا باب اٰتیٰ یُؤْتِیْ سے اور اس سے واحد اور تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہیں۔ جیسے ھاتیا۔ ھاتوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ۔

سبق نمبر ۴

ایک مشقی حکایت

شکی بعض الشیوخ[۱] سوء الهضم الی الطبیب فقال له رُوَیْدً سوء الهضم فانه من خواص الشیخوخة[۲]۔ فشکی له ضعف البصر۔ فقال له بلہ ضعف البصر فانه من خواص الشیخوخة۔ فشکی له ثقل[۳] السمع۔ فقال هیهات السمع من الشیوخ فان ضعف السمع من خواص الشیخوخة۔ فشکی له قلة الرقاد[۴] فقال له شتان الرقاد۔ والشیوخ۔ فان قلة الرقاد من خواص الشیخوخة۔ فشکی له ضعف الباه[۵]۔ فقال سرعان ضعف الباه الی الشیوخ۔ فان ضعف الباه من خواص الشیخوخة۔ فقال الشیخ لاصحابه دونکم الاحمق وعلیکم الجاهل وهاکم البلید[۶] الذی لا فهم له فانه لا فرق بینه وبین الدرّة[۷] الا بالمصورة[۸] الانسانیة لانه لا یستطیع ان یتکلم الا بهاتین الکلمتین فتبسم الطبیب وقال حیهل الغضب یا شیخ فان هذا ایضا من خواص الشیخوخة۔

۱ شیخ ۔ بوڑھا۔ مجازاً بزرگ آدمی	۵ باه ۔ قوت مردمی
۲ شیخوخة۔ بڑھاپا	۶ بلید ۔ کند ذہن
۳ ثقل السمع۔ کم سننا	۷ دُرّہ طوطی
۴ رقاد ۔ نیند	۸ مصوّرہ تصویر

سبق نمبر (۲۱)

اسماء الاصوات | وہ اسم ہیں جن سے کسی جانور یا بے جان چیز کی آواز کی حکایت کیجائے جیسے غاق غاق (کوے کی اواز کی نقل) نخ نخ (وہ آواز جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں) اُح اُح (وہ آواز جو کھانسنے وقت آدمی کے منہ سے نکلتی ہے)۔

مرکبات امتزاجی | وہ دو کلمے جو مرکب ہو کر ایک اسم بن گئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو اور اس کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر دوسرا جزو متضمن حرف ہو تو دونوں جزو مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں جیسے احد عشر سے تسعۃ عشر تک سوائے اثنا عشر کے کہ اس میں جزو اول معرب ہے (۲) اگر دوسرا جزو اسم صوت ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ اور دوسرا جزو مبنی بر کسرہ ہوگا جیسے سِیْبَوَیْہِ جو سیب اور ویہ سے مرکب ہے (۳) اگر دوسرا اسم صوت نہ ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ ہوگا اور دوسرا جزو معرب باعراب غیر منصرف جیسے بَعْلَبَکُّ کہ مرکب ہے بعل (نام بت) اور بَکّ (نام بانی شہر) سے۔

کنایات | وہ اسم ہیں جو مبہم چیز کی تعبیر کیواسطے آتیں یہ چار لفظ ہیں ان میں سے کم اور کذا کنایہ عدد مبہم سے اور کَیْتَ و ذَیْتَ کنایہ امر مبہم سے ہوتا ہے۔ کم کیواسطے صدر کلام ضروری ہے۔ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز منصوب مفرد ہوگی جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کس قدر درہم ہیں) اگر خبریہ ہو تو اس کی تمیز مجرور مفرد ہوگی جیسے کَمْ دِیْنَارٍ عِنْدِیْ (میرے پاس بہت سی اشرفیاں ہیں) یا مجرور مجموع جیسے کَمْ رِجَالٍ لقیتھم۔ مِنْ جارہ دونوں کی تمیز پر آتا ہے جیسے کم من رجلٍ ضربت وکم من ملکٍ فی السّمٰوات۔ جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز حذف ہوتی ہے جیسے کم مالک (کم دینارًا مالک) کم ضربت (کم ضربۃً ضربت)۔

کذا ہمیشہ مکرر آتا ہے اس کے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اس کی تمیز منصوب مفرد آتی ہے جیسے قبضت کذا و کذا درھمًا (میں نے اتنے درہم لئے)

---

۱ بود ترکیب نزد نحویان شش ❊ بیاد شش بگیر گر خاطرت زفوقی

چو اسنادی و توصیفی و مزجی ❊ اضافی دان و تعدادی و صوتی

سبق نمبر (۴۲ و ۴۳)

ظروف مبنیہ: بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں +

۱- اسمائے جہات ستّہ مثل قبلُ۔ بعدُ۔ تحتُ۔ فوقُ۔ قدّام۔ خلفُ مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف اور دل میں مقصود ہو جیسے سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ اے من قبل ہذا الزمان پس ہذا الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو اس جگہ سے محذوف ہے ان ظروف منقطوع الاضافہ کو نحویوں کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں

فائدہ:- اسمائے جہات ستّہ کے مضاف الیہ کا حذف کرنا سماعی ہے قیاسی نہیں اسی واسطے لفظ یمین اور شمال کہ ان کی قطع اضافت مسموع نہیں ظروف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں +

۲- حیثُ۔ ظرف مکان مبنی بر ضمہ اور لازم الاضافہ ہے اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے۔ اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ۔ قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ +

۳- اِذَا مستقبل کے واسطے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو اور اس میں شرط کے معنی ہوتے ہیں جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ کبھی اس سے استمرار زمانی مُراد ہوتا ہے۔ جیسے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ٥ یعنی ہذا دابھم دعادتہم المستمرۃ۔ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے اور اس وقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ +

۴- اِذْ ماضی کے واسطے آتا ہے اگر مضارع پر داخل ہو اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے وَاذْکُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ اور کبھی جملہ فعلیہ جیسے وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے اور اس وقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ اِذْ قَبِلَ زَیْدٌ +

۵- اَیْنَ و اَنّٰی دونوں ظرف مکان کے واسطے آتے ہیں۔ خواہ استفہامیہ ہوں جیسے اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ اَنّٰی لَکِ هٰذَا خواہ شرط کے واسطے جیسے اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ لیکن اَنّٰی کبھی کیف کے معنی دیتا ہے جیسے اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ +

(۶) متیٰ زمان کے واسطے آتا ہے کبھی استفہامیہ ہوتا ہے جیسے متیٰ تسافر ؟
اور کبھی شرطیہ۔ جیسے متیٰ تقعد اقعد +
(۷)۔ اَیَّانَ مبنی بر فتحہ زمان کیواسطے آتا ہے اور استفہام کے معنی دیتا ہے۔ جیسے
اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ +
فائدہ:۔ اَیَّانَ زمان مستقبل سے خاص ہے اور امور عظیمہ کے واسطے مستعمل
ہوتا ہے۔ مگر متیٰ عام ہے +
(۸) کَیْفَ مبنی بر فتحہ اور استفہام حال کیواسطے آتا ہے جیسے۔ کَیْفَ اَنْتَ +
(۹) مُذْ مُنْذُ کبھی یہ دونوں اول مدت کے معنی دیتے ہیں اور اس صورت میں
ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (۱) مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ اور
کبھی تمام مدت کے معنی اور اس صورت میں ان کے بعد مقصود بالعدد ہوتا ہے خواہ مفرد
ہو یا تثنیہ یا جمع جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (۱) مُنْذُ یَوْمٌ یَوْمَانِ۔ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ
فائدہ۔ جمہور نحوی مُذْ اور مُنْذُ کو ترکیب میں مبتدا اور اس کے مابعد
کو خبر کہتے ہیں +
(۱۰) لَدٰی وَلَدُنْ یہ دونوں عِنْدَ کے معنی دیتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لَدَیْکَ
اور انکا استعمال عِنْدَ کے مقابلہ میں خاص ہے کیونکہ چیز کی موجودگی ان میں شرط ہے۔ اور
عِنْدَ میں شرط نہیں پس اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں خواہ مال زید
کے سامنے موجود ہو یا اس کے گھر میں رکھا ہوا ہو مگر اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اسوقت
کہیں گے جب کہ مال زید کے سامنے موجود ہو +
(۱۱) قَطُّ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ ماضی منفی کے آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ قَطُّ
(۱۲) عَوْضُ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتا ہے جیسے لَا اُعْطِیْہِ عَوْضُ
یہ لفظ بسبب قطع اضافت کے مبنی بر ضم ہے مثل اسمائے جہات ستّہ +
فائدہ:۔ ظروف غیر مبنی کو جب جملہ کی طرف اضافت کریں تو مبنی بر فتحہ ہو جاتے
ہیں جیسے هٰذَا یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ۔ یَوْمٌ اور حِیْنٌ کو جب اِذْ
کی طرف مضاف کریں تو اِذْ تنوین جری کیساتھ پڑھا جائے گا جیسے "یَوْمَئِذٍ" کہ اصل میں
تھا یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا۔ اسی طرح الفاظ مثل وغیرہ جبکہ مَا۔ یا اَنْ یا اَنَّ کے پہلے آئیں؟

سبق نمبر ۱۴

سوالات

الف (۱) اسمائے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں ؟

(۲) ضمیر فصل کا استعمال کس جگہ ہوتا ہے ؟

(۳) اسم اشارہ خطابی کے واسطے کتنے حروف ہیں ؟ اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں ؟

(۴) اسم موصول کے جزو تام بننے کے واسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ؟

(۵) اسماء الافعال اور فعل کے معنی میں کچھ فرق ہے یا نہیں ؟

(۶) مرکب امتزاجی کا دوسرا جزو مبنی بر کسرہ کس صورت میں ہوتا ہے ؟

(۷) کذا کے استعمال کیواسطے کتنی شرطیں ہیں ؟

(۸) متیٰ اور ایّان کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۹) لدیٰ کی جگہ عِندَ کب مستعمل ہوسکتا ہے ؟

(۱۰) قطّ اور عوضُ کس کس جگہ مستعمل ہوتے ہیں ؟

(ب) ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے ان کا استعمال بیان کرو :-

(۱) قل هو الله احد - انها زينب قائمة

(۲) تلك الرسل - ذلك الكتب

(۳) انا الذى سمتنى امى حيدره - لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا

(۴) غلقت الابواب وقالت هيت لك - يقال للعبد يوم القيمة اتذكر يوم كذا وكذا

(۵) اذ اخرجه الذين كفروا ثانى اثنين اذ هما فى الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ؛

ج . فقرات مندرجہ ذیل کو صحیح کرو :-

انه هند قاعدة - هذه كتاب . جاء التى ضربته - عليك الرفقُ

هذا سيبويه - عندى كم درهم - ايان نسافر لا اراه قط .

سبق نمبر (۴۵)

اسم کے متفرق احکام

معرفہ ونکرہ اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معرفہ دوسری نکرہ یعنی ایک خاص دوسری عام

معرفہ :- وہ اسم ہے جو ایک معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو اس کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) علم۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص یا شہر یا چیز کا نام ہو جیسے۔ زیدٌ مدینۃٌ فراتٌ

(۲) مضمرات۔ وہ اسم جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کریں جیسے۔ اَنَا۔ اَنْتَ ھُوَ

(۳) اسماء الاشارۃ:- وہ اسم جن سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں جیسے ھٰذا۔ ذٰلِكَ۔

(۴) اسمائے موصولہ۔ وہ اسم جو صلہ کے بغیر جملہ کا جزو تام نہ ہو سکیں جیسے الّذی الّتی

(۵) معرف باللام۔ وہ اسم جس کے پہلے الف لام آئے جیسے۔ الرَّجلُ۔

(۶) وہ اسم جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے۔ غلامُ زیدٍ

کتابُ الرَّجُل۔

(ان سب قسموں کی تفصیل وتشریح کتاب الصرف کے صفحہ ۱۱۷۔ ۱۲۰ میں لکھی جا چکی ہے)

نکرہ۔ وہ اسم ہے جو غیر معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو جیسے رجلٌ و امرأۃٌ۔

مذکر ومؤنث مطلق اسم کی دو قسمیں ہیں ایک مذکر اور دوسری مؤنث۔ مؤنث وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظًا یا تقدیرًا ہو اور مذکر وہ ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو پھر مؤنث کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو جیسے امرأۃٌ ناقۃٌ کہ پہلے کے مقابلہ میں رجلٌ اور دوسرے کے مقابلہ میں جملٌ ہے دوسری سماعی جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں نہ ہو جیسے۔ دارٌ دھرٌ)

(ان سب کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۵۔ ۱۰۶ میں تحریر ہو چکی ہے)

واحد، تثنیہ وجمع افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد۔ تثنیہ اور جمع۔ پھر جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہے جیسے مُسْلِمٌ سے مسلمون دوسری جمع مکسر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے جیسے قَوْلٌ سے اَقْوَالٌ۔

(ان سب کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸ میں لکھی جا چکی ہے)

سبق نمبر (۴۶) مؤنثات سماعیہ

(۱) اعضائے انسانی کے نام عَیْنٌ (آنکھ) اُذُنٌ (کان) خَدٌّ (رخسار) ثَدْیٌ (پستان) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) یَدٌ (ہاتھ) کَفٌّ (ہتھیلی) وَرِکٌ (سرین) فَخِذٌ (ران) سَاقٌ (پنڈلی) رِجْلٌ (پاؤں) قَدَمٌ (گام) عَقِبٌ (ایڑی) سِنٌّ (دانت) کَبِدٌ (جگر) کَرِشٌ (اوجھ) اِسْتٌ (مقعد) اِصْبَعٌ (انگلی)

(۲) حیوانوں کے نام عَقْرَبٌ (بچھو) ثَعْلَبٌ (لومڑی) اَرْنَبٌ (خرگوش) اَفْعٰی (اژدہا) فَرَسٌ (گھوڑی) عَنْکَبُوْتٌ (مکڑی)

(۳) قدرتی اشیاء اَرْضٌ (زمین) رِیْحٌ (ہوا) نَارٌ (آگ) لَظٰی (شعلہ) مِلْحٌ (نمک) ذَھَبٌ (سونا) ضَرَبٌ (شہد) عَیْنٌ ویَنْبُوْعٌ (چشمہ) شَمْسٌ (سورج) یَمِیْنٌ (دایاں) شِمَالٌ (بایاں)

(۴) مصنوعی اشیاء دَارٌ (گھر) دَلْوٌ (ڈول) عصا (لاٹھی) فُلْکٌ (کشتی) ذِرَاعٌ (گز) فاس (تبر) قَوْسٌ (کمان) مَنْجَنِیْقٌ (گوپھیا) خَمْرٌ (شراب) بئرٌ (کنواں) دِرْعٌ (زرہ) فِرَاشٌ (بچھونا) کَاسٌ (پیالہ) موسٰی (استرہ) سَرَاوِیْلُ (شلوار) ؛ (۵) دوزخ کے نام جَھَنَّمُ۔ سعیر۔ جحیم۔ سقر

(۶) متفرقات نَفْسٌ (جان) غَوْلٌ (مصیبت) فِرْدَوْسٌ (باغ) عَرُوْضٌ (میزان شعر) حربٌ (لڑائی) ضَبُعٌ (بجو) ؛

عُنُقٌ (گردن) قِفا (گدی) لِسَانٌ (زبان) رَحِمٌ (بچہ دان) بَیْتٌ (گھر) قِدْرٌ (ہنڈیا) سلم (سیڑھی) صلاح (بہتری) حال (وقت) ضُحٰی (چاشت) مسکٌ (مشک) سَمَاءٌ (آسمان) ثَرٰی (خاک نمناک) طریق وسبیل (راستہ) سِکِّیْنٌ (چھری) سرطان (کیکڑا)

تنبیہ:۔ پہلی قسم کی مؤنثات کی طرف جب کوئی فعل یا اسم اسناد کیا جائے یا کوئی ضمیر ان کی طرف راجع ہو تو اس عامل یا ضمیر کا مؤنث لانا واجب ہوتا ہے جیسے ما تدری نفس بای ارض تموت اور مؤنثات قسم دوم کی اسناد میں کلمہ کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے جیسے "ہذہ سبیلی ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا"۔

حاشیہ: (۱) ... (بائیں حاشیے کی عمودی عبارت)

سبق نمبر (۴۷)

تذکیر و تانیث کے متعلق فقرے اور حکایتیں

ان فقروں اور کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔ اور مؤنثات سماعی اور قیاسی کو پہچانو:-

(الف) (۱) اتصلت السفینۃ الی الجزیرۃ ٭

(۲) انظر الی الدجاجۃ کیف تجمع فروخہا تحت اجنحتہا ٭

(۳) لما القی موسیٰ عصاہ فاذا ھی حیۃ تسعیٰ ٭

(۴) عند احتکاک الاحجار تظہر النار ٭

(۵) اوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ٭

(ب) صبی مرۃ کان یصید الجراد۔ فنظر عقربا فظن انہا جرادۃ کبیرۃ فمد یدہ لیاخذھا ثم تبعد عنہا۔ فقالت العقرب لو انک قبضتنی فی یدک لخلیتک عن صید الجراد ٭

(ج) البطن والرجلان تخاصموا فیما بینھم ایھم یحمل الجسم۔ فقالت الرجلان نحن بقوتنا نحمل الجسم وقال الجوف انا ان لم اغذ من الطعام شیئا فلا کنتما تستطیعان علی المشی فضلا عن ان تحملا شیئا ٭

(د) سلحفاۃ و ارنب مرۃ تسابقتا فی العدو وجعلنا الحد بینھما الجبل لتتسابقا الیہ۔ فاما الارنب فلاجل دلتہا و خفتہا و سرعتہا توانت فی الطریق و نامت۔ واما السلحفاۃ فلاجل ثقل طبیعتہا لم تکن تستقر ولا تتوانی فی الجری فوصلت الی الجبل۔ فعند ما استیقظت الارنب من نومہا وجدت السلحفاۃ قد سبقت فندمت حیث لا ینفعہا الندامۃ ٭

سبق نمبر (۴۸ و ۴۹)

اسمائے عاملہ مشبہ بفعل

یہ پانچ اسم ہیں مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل اور یہ پانچوں فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے۔

مصدر اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ مگر اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اعجبنی قیام زید (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے فاعل زید کی طرف مضاف ہے۔ اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے مگر حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے۔

عجبت من دق القصار الثوب (میں حیران ہوا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے) اس جگہ قصار (فاعل) لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے۔

عجبت من ضرب اللص الجلاد (میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے) اس جگہ لص (مفعول) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے۔

اسم فاعل یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے جیسے أَذَاهِبٌ غُلَامُهُمَا (کیا ہمارا غلام جانیوالا ہے) الضارب زید عمراً (زید عمرو کو مارنے والا ہے)
اسم فاعل بھی اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے کامل الجود۔ ضاربُ عمرٍو۔

اسم مفعول یہ اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے یعنی اس اسم کو جو قائم مقام اس کے فاعل کا ہو رفع دیتا ہے جیسے المضروب زید (زید مارا گیا) یہ بھی اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے۔ مقطوع الانف (جس کی ناک کٹی ہو ہندی نکٹا)

تنبیہ:۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کیواسطے شرائط ذیل کا ہونا ضروری ہے
(۱) یہ کہ حال یا استقبال کے معنی میں ہوں۔
(۲) یہ کہ مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ اسم موصول (ال بمعنی الذی) ہمزۂ استفہام

حرفِ نفی میں سے کسی ایک کے پیچھے آتیں امثلہ ذیل پر غور کرو +

بیان شرط	امثلہ اسم فاعل	امثلہ اسم مفعول
مبتدا کے بعد	زیدٌ قائمٌ ابوہ الآن او غداً زید اس کا باپ کھڑا ہونیوالا ہے اسوقت یا بروز آئندہ	زیدٌ مضروبٌ غلامہ الآن او غداً زید اس کا غلام مارا گیا ہے اسوقت یا روز آئندہ
ذوالحال کے بعد	جاء زیدٌ راکباً غلامہ الآن او غداً زید ایسے حال میں آیا کہ اسکا غلام سوار ہونیوالا ہے۔ اسوقت یا بروز آئندہ	جاء زیدٌ مضروباً غلامہ الآن او غداً زید اس حال میں آیا کہ اس کا غلام مارا گیا اسوقت یا بروز آئندہ
موصوف کے بعد	ھذا رجلٌ ضاربٌ ابوہ الآن او غداً یہ ایسا شخص ہے کہ اس کا باپ مارنیوالا ہے اسوقت یا بروز آئندہ	ھذا رجلٌ مضروبٌ ابوہ الآن او غداً یہ ایسا شخص ہے کہ اس کا باپ مارا گیا ہے اسوقت یا بروز آئندہ
اسم موصول کے بعد	جاء الضاربُ ابوہ خالداً الآن او غداً وہ شخص آیا جس کا باپ خالد کو مارنیوالا ہے۔ اسوقت یا بروز آئندہ	جاء المضروبُ ابوہ الآن او غداً وہ شخص آیا جس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آئندہ
ہمزہ استفہام کے بعد	أقائمٌ زیدٌ الآن او غداً کیا زید کھڑا ہونیوالا ہے۔ اس وقت یا بروز آئندہ	أمضروبٌ ابوہ الآن او غداً کیا اس کا باپ مارا گیا ہے۔ اس وقت یا بروز آئندہ
حرف نفی کے بعد	ما ضاربٌ زیدٌ خالداً الآن او غداً زید خالد کو مارنے والا نہیں اس وقت یا بروز آئندہ	ما مضروبٌ ابوہ الآن او غداً اس کا باپ نہیں مارا گیا اس وقت یا بروز آئندہ

فائدہ:۔ جب اسم فاعل نکرہ ہو اور ماضی کے معنی اس سے مقصود ہوں تو اس کا مضاف لانا ضروری ہے۔ جیسے۔ زیدٌ ضاربُ عمروٍ امسِ اور جب معرف باللام ہو تو پھر اس میں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں جیسے زیدٌ الضاربُ ابوہ عمراً الآن او غداً او امس +

سبق نمبر (۵۰)

صفت مشبہ | یہ صفت اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع کر دیتی ہے جیسے زیدٌ حسنٌ وجہُہٗ اور اس کے عمل کیواسطے صرف یہ شرط ہے کہ مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ استفہام حرف نفی میں کسی کے پیچھے آئے۔ اس کا صیغہ کبھی معرف باللام ہوتا ہے کبھی غیر معرف باللام اور ہر صورت میں اس کا معمول مضاف ہو گا یا معرف باللام یا ان دونوں سے خالی یہ چھ قسمیں ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل شبیہ بہ مفعول اور مضاف الیہ ہونے کے یا مرفوع ہو گا یا منصوب یا مجرور۔ پس اس لحاظ سے صفت کی اٹھارہ صورتیں ہوئیں۔ ان کی مفصل کیفیت نقشہ میں دیکھو ؎

	قسم معمول۔ بیان حالت	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
صیغہ صفت خالی از لام	جبکہ معمول مضاف ہو	حسنٌ وجہُہٗ ا	حسنٌ وجہَہٗ ح	حسنُ وجہِہٖ مخ
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	حسنٌ الوجہُ ق	حسنٌ الوجہَ ا	حسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	حسنٌ وجہٌ ق	حسنٌ وجہاً ا	حسنُ وجہٍ ا
صیغہ صفت معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	الحسنُ وجہُہٗ ا	الحسنُ وجہَہٗ ح	الحسنُ وجہِہٖ مم
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	الحسنُ الوجہُ ق	الحسنُ الوجہَ ا	الحسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	الحسنُ وجہٌ ق	الحسنُ وجہاً ا	الحسنُ وجہٍ مم

فائدہ جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت اس کا معمول اس کا فاعل ہوتا ہے پس صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئیگا۔ خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہوگی۔ جو موصوف کی طرف راجع اور اس کا فاعل ہوگی یہ ضمیر تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صورتیں جن میں ایک ضمیر ہے "احسن" کہلاتی ہیں اور دو صورتیں جن میں دو ضمیریں ہیں حسن اور چار صورتیں ہیں جن میں کوئی ضمیر نہیں۔ قبیح۔ ان کے علاوہ ایک مختلف فیہ اور دو "ممتنع" ہیں نقشہ میں احسن کے واسطے ا۔ حسن کیواسطے ح۔ قبیح کے واسطے ق۔ مختلف فیہ کے واسطے مخ اور ممتنع کے واسطے مم لکھا گیا ؎

سبق نمبر (۵۱)

اسم تفضیل | یہ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے۔

(۱) مِنْ سے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو وَھِنْدٌ اَفْضَلُ ۔۔۔

(۲) اَل سے جیسے "زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (زید سب سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ صیغہ میں ضروری ہے جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ وھِنْدَاتِ الْفُضْلٰی ۔

(۳) اضافت سے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اختیاری ہے جیسے زیدٌ افضل الناس وھندا افضل النساء۔ یا یوں کہیں۔ زیدٌ افضل الناس وھند فضلی النساء

تنبیہ۔ اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتوں کے سوا جائز نہیں۔ مگر جب مفضل علیہ معلوم اور متعین ہو تو اس وقت اس کا حذف جائز ہوتا ہے جیسے اللّٰہ اکبر یعنی اکبر کل شئی یا اکبر من کل شئی اور منجملہ تین صورتوں کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے جیسے "زیدٌ نِ الْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ۔

فائدہ۔ تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل ضمیر ہوتی ہے اور اسم تفضیل اسم مضمر میں عمل کرتا ہے۔ اسم مظہر میں نہیں کرتا۔ مگر ایسی صورت میں کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو۔ اور باعتبار معنے کے صفت ایسی چیز کی ہو کہ پہلی شے اور اس کے غیر میں مشترک ہے اور نیز اسم تفضیل منفی ہو جیسے۔ مَارَاَیْتُ رجلاً احسن فی عینہ الکحل منہ فی عینِ زیدٍ (میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھ میں سرمہ بہت اچھا ہو اس سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہے) اس مثال میں اَحْسَنُ باعتبار لفظ کے رجلاً کی صفت ہے اور حقیقت میں کحل کی ہے۔ باعتبار چشم رجل کے مفضل اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ ہے پس احسن نے اس جگہ کحل اسم مظہر میں عمل کیا۔ یہ فقرہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔ مَارَاَیْتُ رجلاً اَحْسَنَ فِی عَیْنِہِ الکحل مِنْ عَیْنِ زَیْدٍ ۔

سبق نمبر (۵۳) سوالات

(الف) (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالت فاعلیت میں اس کے معمول پر کیا اعراب آئیگا؟ (۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے عامل ہونے کے واسطے کیا شرط ہے؟
(۳) صفت مشبہ کے کون کون سے صیغے احسن ہیں۔ اور ان کے احسن کہلانے کی کیا وجہ ہے؟
(۴) جب اسم تفضیل مِنْ سے مستعمل ہو تو وحدت و جمعیت کی کیا صورت ہوگی؟
(۵) جب اسم فاعل معرف باللّام ہو تو اس سے کون سا زمانہ مفہوم ہوگا؟

(ب)۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو۔ اور جن الفاظ میں اسماء مشبہ بالفعل نے عمل کیا ہے ان کو ظاہر کرو؟

(۱) اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔
(۲) خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا۔ اَسَدٌ تَشْكُلٌ۔
(۳) دَافِعُ اللّٰهِ النَّاسَ۔ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ۔
(۴) اَنَّ الْمُنِيْرَ حَسَنَةٌ۔ اِشْوَارَهٗ۔ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ[1]
(۵) قَالَ السَّمَّاكُ قَدْ اَعْجَبَنِيْ هُجُوْمُ السَّمَكِ فِي الدِّجْلَةِ وَلٰكِنْ نِّيْ يُعْجِبُ السَّمَكُ السَّبِيْضَ۔
(۶) الطَّرِيْقُ مَنَارَةٌ جَادَّةٌ۔ وَالسَّبِيْلُ مُنْدَرِسٌ۔ اَلْحَدَارَةُ۔
(۷) الصَّيَّادُ ذُو الشَّبَكَةِ مُقْطِعٌ عَنِ امْرَاسِ الْيَوْمِ اَوْ غَدًا۔

(ج)۔ فقرات ذیل کو صحیح کرو اور ہر ایک کی درستی کی وجہ بیان کرو:۔

(۱) زَيْدٌ الْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ اَلزَّيْدَانِ اَفْضَلَانِ مِنْ عَمْرٍو۔
(۲) زَيْدٌ حَسَنُ وَجْهٍ۔ زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ۔
(۳) قَائِمٌ زَيْدٌ الْاٰنَ اَوْ غَدًا۔ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ الْاٰنَ اَوْ غَدًا۔
(۴) عَجِبْتُ قِيَامَ زَيْدٍ۔ اَعْجَبَنِيْ زَيْدٌ ضَارِبٌ عَمْرًا۔

---

[1] هِيَ مبتدا اور احسن خبر اس جگہ اسم تفضیل کا استعمال اضافت سے ہے اور الطریق مضاف الیہ محذوف لیس ضمیر عائد اور مبتدا کی مطابقت ضروری نہ ہوگی۔

سبق نمبر ۵۳ و ۵۴

فعل کی تقسیم کئی طریق سے کی گئی ہے۔

اول بلحاظ زمانہ فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مضارع اور امر ان تینوں کی تعریفیں اور مثالیں کتاب الصرف کے صفحہ ۲ میں مذکور ہو چکی ہیں۔

دوم بلحاظ لازم و متعدی لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے جیسے جَلَسَ زَیْدٌ متعدی وہ جس کا اثر فاعل سے گذر کر مفعول تک پہنچے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا۔

نسبت کے لحاظ سے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معروف جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ دوسری مجہول جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو۔ مفعول کے لحاظ سے متعدی کی تین قسمیں ہیں:-

(۱) متعدی بیک مفعول جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا۔
(۲) متعدی بدو مفعول جیسے۔ اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا۔
(۳) متعدی بسہ مفعول جیسے۔ اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا خَالِدًا عَالِمًا۔

سوم بلحاظ معرب و مبنی فعلوں میں سے ماضی اور امر مبنی ہیں اور مضارع معرب۔ ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ امر مبنی بر جزم اور مضارع کے تین اعراب ہیں۔ رفع۔ نصب اور جزم۔ جیساکہ ابھی لکھا جائے گا۔

مضارع کے معرب ہونیکی وجہ مضارع کے معنی لغت میں مشابہ کے ہیں اور اسم فاعل کے ساتھ (جو معرب ہے) لفظاً و معنیً دونوں طرح سے مشابہ ہے۔ لفظی شباہت تو یہ ہے کہ ان دونوں میں تعداد حروف میں مساوات اور حرکات میں موافقت ہوتی ہے جیسے یَضْرِبُ (بروزن) ضَارِبٌ معنوی مشابہت یہ ہے کہ وہ اسم فاعل کی طرح زمانہ حال و استقبال میں مشترک ہوتا ہے۔ جیسے "یضربُ" (وہ مارتا ہے یا مارے گا) "ضَارِبٌ" (وہ مارنے والا ہے آج یا کل)

مضارع "س" "یا سَوْفَ" سے مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے "سَیَضْرِبُ" "سَوْفَ یَضْرِبُ" اور لام مفتوحہ کے آنے سے حال کے ساتھ۔ جیسے "اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ"۔ دیکھو صفحہ ۱۴ کتاب الصرف

مضارع کا اعراب | اعراب کے لحاظ سے مضارع کے صیغے مفصلہ ذیل تین حصوں میں منقسم ہیں ۔

(۱) واحد مذکر غائب ۔ واحد مؤنث غائب ۔ واحد مذکر مخاطب ۔ واحد متکلم ۔ متکلم مع الغیر جبکہ صحیح ہوں ۔ ان پانچوں کا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے آتا ہے جیسے یَضْرِبُ ۔ لَنْ یَضْرِبَ ۔ لَمْ یَضْرِبْ ۔

(دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۹ ، ۱۶)

(۲) ناقص واوی و یائی کے انہی پانچوں صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب فتحہ لفظی اور جزم لام کلمہ کے حذف سے ہوتا ہے ۔ جیسے یَدْعُوْا ویَرْمِیْ ۔ لَنْ یَدْعُوَ ۔ لن یرمِیَ ۔ لم یدعُ ولم یرمِ ۔ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۷ و ۷۰)

ناقص الفی کے انہی پانچ صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب تقدیر فتحہ سے اور جزم حذف لام کلمہ سے ہوتا ہے ۔ جیسے یرضٰی ۔ لن یرضٰی ۔ لم یرضَ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۸ و ۷۰)

(۳) صحیح اور ناقص کے چار تثنیہ ۔ دو صیغے جمع مذکر غائب و حاضر اور ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب ۔ ان ساتوں کا رفع اثبات نون سے ۔ نصب اور جزم اس کے حذف سے آتا ہے جیسے یفعلان ۔ یدعوان ۔ یرضیان یرضیان کا رفع باثبات نون لن یفعلا ۔ لن یدعوا ولن یرمیا ۔ لن یرضیا کا نصب بحذف نون لم یفعلا ۔ لم یدعوا ۔ ولم یرمیا ۔ لم یرضیا کا جزم بحذف نون ۔

تنبیہ :۔ جمع مونث غائب اور مخاطب کے دو صیغے ۔ نون ضمیر کے ساتھ متصل ہونے سے مبنی بر سکون ہوتے ہیں ۔ ناصب اور جازم کے داخل ہونے سے ان میں کچھ تغیر نہیں ہوتا ۔

فائدہ :۔ سبق نمبر ۱۸ اور اس سبق کے احکام اعراب ایک جا پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اسم کا اعراب رفع نصب وجر ہے ۔ اور فعل مضارع کا اعراب رفع ۔ نصب اور جزم ۔ گویا رفع و نصب دونوں میں مشترک ہے اور جر کو اسم سے اور جزم کو مضارع سے خصوصیت ہے ۔

سبق نمبر (۵۵)

حالت نصبی

مضارع کے عامل ناصب پانچ ہیں:۔

(۱) اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے جیسے اُحِبُّ اَنْ تَقُوْمَ اَیْ قِیَامَکَ

(۲) لَنْ یہ حرف مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کرتا ہے جیسے لَنْ اَفْعَلَ۔

(۳) کَیْ یہ حرف واسطے تعلیل و سببیت کے آتا ہے یعنی اس کا مابعد ماقبل کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔

(۴) اِذَنْ۔ یہ حرف واسطے جواب اور جزا کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔

(۵) اَنْ مقدرہ اور یہ چھ مقام پر آتا ہے:

(۱) بعد حتّٰی جیسے۔ سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ۔

(۲) بعد لام کَیْ جیسے۔ سِرْتُ لِاَدْ[illegible] [illegible]۔

(۳) بعد لام جحد جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ

(۴) بعد اس فا کے جو امر کے پیچھے آئے جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ یا نہی کے بعد جیسے لَا تَطْغَوْا فِیْہِ فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ۔ یا استفہام کے بعد جیسے اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ یا نفی کے بعد جیسے مَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا یا تمنا کے بعد جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَہٗ یا عرض کے بعد جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔

(۵) بعد اس واو کے جو مواضع مذکورہ بالا کے پیچھے آئے جیسے اَسْلِمْ وَ تَسْلَمْ

(۶) بعد اس اَوْ کے جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو جیسے لَاُلْزِمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ

تنبیہ:۔ جو اَنْ مشتقات علم کے بعد واقع ہو مضارع کو نصب نہیں دیتا بلکہ وہ مخففہ اَنَّ مثقلہ سے ہوتا ہے جیسے عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی۔ اور جو اَنْ ظَنَّ کے بعد آئے اس کی دو حالتیں ہیں اگر مصدریہ ہے تو نصب دے گا جیسے حَسِبْتُ اَنْ تَرْجِعَ اور اگر اَنَّ مثقلہ سے مخففہ ہے تو رفع جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ

سبق نمبر (۵۶)
حالت جزمی

مضارع کے عامل جازم پانچ حرف ہیں:-
۱- لَمْ - یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (ای مَا وَلَدَ وَلَا وُلِدَ)
۲- لَمَّا - یہ حرف مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے جیسے - لَمَّا یَضْرِبْ ای مَاضَرَبَ فرق دونوں میں اسقدر ہے کہ لَمَّا کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو مستغرق ہوتی ہے پس لَمَّا یَضْرِبْ کے یہ معنی ہوں گے کہ ضارب نے کبھی کسی زمانے میں ازمنہ گذشتہ سے نہیں مارا ÷
(۳) لام امر یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنی طلب فعل کے پیدا کرتا ہے جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ جیا لِس - لام کے پہلے واو یا فا آئے تو ساکن ہوتا ہے جیسے فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا
(۴) لائے نہی - یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنی ترک فعل کے پیدا کرتا ہے جیسے لَا تَضْرِبْ زَیْدًا (۵) اِنْ شرطیہ - یہ حرف دو فعلوں پر آتا ہے جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنی دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہوگی کیونکہ ماضی مبنی ہے اور اسکو اعراب نہیں آ سکتا۔
جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہوگا جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ - اِنْ تَضْرِبْنِیْ ضَرَبْتُکَ اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو جزا میں جزم اور رفع دونوں جائز ہیں جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمْکَ اُوْ اُکْرِمُکَ
جب جزا فعل ماضی بغیر قَدْ کے ہو تو اس کے پہلے فَ کا لانا جائز نہیں جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بہ لا ہو تو فَ کا لانا نہ لانا دونوں جائز ہیں - جیسے اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو فَ کا لانا واجب ہے جیسے اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ - وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ÷

سبق نمبر (۵۷)

کلم المجازات (کلمات شرط وجزا)

یہ نو کلمے ہیں جو ان کے معنی پر شامل ہونے سے مضارع کو جزم دیتے ہیں اور ہمیشہ دو جملوں پر آتے ہیں۔ جن میں سے پہلا شرط اور دوسرا جزا ہوتا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) مَنْ۔ اسکا استعمال ذوی العقول پر ہوتا ہے۔ جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِہٖ (جو برائی کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا)

(۲) مَا۔ اس کا استعمال غیر ذوی العقول پر ہوتا ہے جیسے۔ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ (تم جو نیکی کرو خدا اس کو جانتا ہے)

(۳) اَیٌّ۔ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں پر اس کا استعمال ہو سکتا ہے اور باضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے اَیَّ رَجُلٍ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جس کو تو مارے گا میں اس کو) اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (جس نام سے چاہو پکارو خدائے تعالیٰ کے نام اچھے ہیں)

(۴) مَتٰی جیسے متی اضع العمامۃ تعرفونی (تم مجھے اس وقت پہچا لوگے جب میں پگڑی سر پر اتاروں گا)

(۵) اَنّٰی جیسے اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ (جہاں تو رہے گا میں رہوں گا)

(۶) اَیْنَمَا جیسے اَیْنَمَا تکونوا یدرککم الموت (موت تمہیں پکڑ لے گی خواہ تم کہیں ہو)

(۷) مَہْمَا جیسے مہما تاتنا بہ من اٰیۃ لتسحرنا بہا فما نحن لک بمؤمنین (نشانیوں میں سے تم جو کچھ ہمارے پاس لاؤ تاکہ تم ان سے ہم پر جادو کر دو ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے)

(۸) اِذْمَا جیسے اذما دخلت علی الرسول فقل لہ حقا (جب تم پیغمبر کے پاس جاؤ تو سچ کہو)

(۹) حَیْثُمَا جیسے حیثما تقعد اقعد (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

تنبیہ: ان میں سے "مَنْ۔ مَا۔ اَیٌّ۔ مَتٰی۔ اَنّٰی" یہ پانچ استفہام کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں اور اس وقت صرف ایک جملہ ہوتا ہے جیسے۔ مَنْ انت۔ ما ھذا۔ اَیُّ شیءٍ ھذا۔ متٰی تسافر۔ انّٰی زیدٌ۔

فائدہ۔ متاخرین "اَیُّ شَیْءٍ" کی جگہ اکثر "ایش" کا استعمال کرتے تھے مگر اب مصر اور شام میں "ایش" کی جگہ "ایہ" بولتے ہیں اور بخلاف قواعد نحوی کے اسکو خبر میں لاتے ہیں جیسے "اسمک ایہ"، اِسْمُکَ اِیْہ۔

سبق نمبر (۵۸)

افعالِ قلوب یہ سات فعل ہیں۔ حَسِبَ[۱]۔ ظَنَّ[۲]۔ خَالَ[۳] شک کے واسطے، عَلِمَ[۴]۔ رَاٰی[۵]۔ وَجَدَ[۶] یقین کے واسطے اور زَعَمَ[۷] شک و یقین دونوں میں مشترک ہے۔ ان کو افعالِ قلوب اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہے اور ہاتھ پاؤں کو ان کے صدور میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان میں شک و یقین کے معنی پائے جاتے ہیں اس لئے ان کو افعالِ شک و یقین بھی کہتے ہیں ✤

یہ فعل مبتدا اور خبر پر آتے ہیں اور دونوں کو بوجہ مفعولیت کے نصب دیتے ہیں جیسے حَسِبْتُ الجُودَ خَیْرًا۔ ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔ خِلْتُ الدَّارَ خَالِیَۃً۔ عَلِمْتُ زَیْدًا اَمِیْنًا۔ رَاَیْتُ اللّٰہَ اَکْبَرَ کُلِّ شَیْءٍ۔ وَجَدْتُکَ عَابِدًا۔ زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْرًا۔ زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ کَفُوْرًا ✤

تنبیہ: افعالِ قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہوتا ہے کیونکہ یہ دونوں مفعول بمنزلہ ایک مفعول بہ کے ہوتے ہیں مگر جب ظَنَّ بمعنی اتَّہَمَ و عَلِمَ بمعنی عَرَفَ و رَاٰی بمعنی اَبْصَرَ و وَجَدَ بمعنی اَصَابَ کے ہوں تو صرف ایک مفعول کو نصب آئیگا۔ اور اسوقت یہ افعالِ قلوب سے نہ ہوں گے جیسے ظَنَنْتُ زَیْدًا۔ رَاَیْتُہٗ۔ عَلِمْتُ بَکْرًا۔ رَاَیْتُ۔ عَرَفْتُ شَخْصَہٗ وغیرہ ✤

جب یہ مبتدا و خبر کے بیچ میں آئیں یا دونوں سے مؤخر ہوں تو اسوقت ان کا عمل زائل ہو جاتا ہے جیسے زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ۔ زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ ایسا ہی جب ہمزۂ استفہام یا مَا نفی یا لامِ ابتدا کے پہلے واقع ہوں تو اس وقت بھی عمل باطل ہوتا ہے ✤

فائدہ: صَیَّرَ۔ اتَّخَذَ۔ جَعَلَ۔ خَلَقَ۔ تَرَکَ۔ افعالِ تصییر کہلاتے ہیں۔ یعنی وہ فعل جو ایک چیز کو اس کے اصلی حال سے پھرائیں۔ یہ بھی دو اسموں پر آتے ہیں اور دونوں کو نصب دیتے ہیں جیسے صَیَّرْتُ الطِّیْنَ خَزَفًا۔ اتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلًا۔ جَعَلَ الْاَرْضَ فِرَاشًا۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ہَلُوْعًا۔ تَرَکْتُہٗ حَیْرَانَ ✤

سبق نمبر (۵۹)

افعال مدح وذم یہ چار فعل ہیں :- نِعْمَ - حَبَّذَا - بِئْسَ - سَاءَ پہلے دو فعل مدح اور توصیف کے واسطے آتے ہیں اور آخری دو ہجو اور ذم کے واسطے ان میں سے نِعْمَ - بِئْسَ - اور سَاءَ کا فاعل اکثر اسم ذو اللام ہوتا ہے۔ یا وہ اسم جو ذو اللام کی طرف مضاف ہو۔ اور اس کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جس کی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے اور اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذّم کہتے ہیں۔ جیسے نعم الرجل زیدٌ - نعم غلام الرجل زیدٌ - بئس الرجل بکر - بئس غلام الرجل بکر اور یہی حال سَاءَ کا ہے کبھی نِعْمَ کیساتھ مَا آتا ہے جو شَیْءٌ کے معنی میں نِعْمَ کا فاعل ہوتا ہے جیسے فَنِعِمَّا هِیَ اے نعم شیءٌ هِیَ +

حَبَّذَا مرکب ہے حَبَّ فعل ماضی اور ذَا اسم اشارہ سے جو اس حَبَّ کا فاعل ہے۔ اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے جیسے - حَبَّذَا زَیْدٌ +

فائدہ :- ترکیب میں مخصوص بالمدح یا بالذّم مبتدا مؤخر ہوتا ہے۔ اور فعل مع فاعل کے خبر مقدم۔ بعض کے نزدیک مخصوص بالمدح والذّم خبر مبتدا محذوف کی ہے جو ایک ضمیر منفصل ہوتی ہے اس صورت میں نعم الرجل زیدٌ کی تقدیر ہوگی۔ نعم الرجل هو زیدٌ +

افعال التعجب فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا یعنی زید کیا ہی اچھا ہے۔ یہ اصل میں تھا اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا اسمیں مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ مبتدا ہے۔ اور اَحْسَنَ خبر۔ اس کا فاعل هُوَ اسمیں مستتر اور زیدًا مفعول بہ ہے (۲) اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ یہ اصل میں تھا اَحْسَنَ زَیْدٌ اسمیں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی ماضی ہے اور زیدٌ فاعل بٖ زائدہ +

فائدہ :- اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی سے فعل تعجب کے معنی ادا کرنے ہوں تو لفظ اَشَدَّ اس فعل کے مصدر کے پہلے ذکر کیا جاتا ہے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہو جیسے مَا اَشَدَّ اخضرارہٗ وَاَشْدِدْ بِاخضرارہٖ

سبق نمبر (٦٠)

ایک مشقی حکایت

اس حکایت کا ترجمہ کرو۔ اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے نام مع قسم کے لکھو:-

توحمت زوجةُ فقیهٍ بخیل علی السمك واخبرت بذلك زوجها فقال لها نعم الغذاء السمك وساء السمك من غذاء فانّ سینه سمٌّ ومیمه مرضٌ وکافه کربةٌ فرهنت سنفها وهو لاءٍ بسعر واشترت لها الشیءَ منه وبینما هی جالسة علی المائدة اذا به قد اقبل۔ فلما رآها تاکل قال لها ما تاکلین یا حبیبتی فقالت سمکًا ارسله الیّ جارتی فلانة۔ فقال لها هلمی بشیءٍ منه الیّ فانّ نعم الغذاء السمكُ وحبذا السمكُ من غذاءٍ لانّ سینه سمنٌ ومیمه میمنة وکافه کفایةٌ فقالت له بئس معرّفُ السمك انت یا رجلُ اذ کنت تذمّه امس فکیف تمدح الیوم۔ فقال لها نعم محدّدُ السمك انا۔ لانّی صیّرته نوعین۔ نوعٌ یشتری بالدینار وهو النوع القبیح ونوعٌ یهدیه الی الجار الجار وهو النوع الملیح۔ فخجلت زوجته من خطابه وتعجبت من سرعة جوابه +

١	توحمت	خواہش کی	٧	سِمَنٌ	فربہی۔
٢	کربةٌ	اندوہ وغم گیر۔	٨	معرّفٌ	بیان کنندہ
٣	سنفٌ	کان کا گوشوارہ	٩	محدّد	بیان کنندہ
٤	مائدة	دستر خوان	١٠	صیّرته	میں نے اس کو کیا
٥	جار	پڑوسی	١١	یشتری	خرید کیا جاتا ہے
٦	هلمی اور	هلم بشیءٍ لاؤ	١٢	ملیحٌ	عمدہ

سبق نمبر (۶۱)

جملہ کی تقسیم | جملہ کی چار قسمیں ہیں:-

۱- جملہ اسمیہ - جس کا پہلا جزو اسم ہو - جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ٭

۲- جملہ فعلیہ - جس کا پہلا جزو فعل ہو - جیسے قَامَ زَیْدٌ ٭

(حرف چونکہ نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ اس لئے یَا زَیْدُ - اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں حرف کا کچھ لحاظ نہ ہوگا لیکن چونکہ حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ کے ہے اس لئے پہلا جملہ فعلیہ ہوا - اور دوسرا جملہ اسمیہ) ٭

۳- جملہ ظرفیہ جس کا پہلا جزو ظرف اور دوسرا جزو مظروف ہو جیسے عِنْدِیْ مَالٌ

۴- جملہ شرطیہ جس کے پہلے حرف شرط اور دو جملوں سے مرکب ہو جملہ اوّل کو شرط کہتے ہیں اور جملہ ثانی کو جزا - یہ دونوں جملے فعلیہ ہوتے ہیں جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْكَ یا ایک فعلیہ، دوسرا اسمیہ جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ فَاَنَا ضَارِبُكَ

فائدہ:- اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ درحقیقت جملے کی دو قسمیں ہیں ایک اسمیہ دوم فعلیہ - کیونکہ ظرفیہ ایک طرح سے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہی اور شرطیہ دو جملہ فعلیہ یا ایک فعلیہ اور ایک اسمیہ سے مل کر بنتا ہے ٭

جملہ خبریہ و انشائیہ | مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں:-

۱- خبریہ - جس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں جیسے جَاءَ اَحْمَدُ ٭

۲- انشائیہ - جس کے کہنے والے کی طرف جھوٹ یا سچ کی نسبت نہ ہو سکے جیسے اِضْرِبْ پس جس جملہ میں کسی قسم کی خبر پائی جائے وہ جملہ خبریہ ہے اور جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ - جملہ انشائیہ میں امر یا نہی یا استفہام یا تمنّا یا ترجّی یا عقود یا ندا یا عرض یا قسم یا تعجب یا دعا میں سے کسی چیز کا ہونا ضرور ہے - بغیر اس کے جملہ انشائیہ نہیں ہو سکتا ٭

سبق نمبر (۶۲)

جملہ انشائیہ کی تقسیم

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں جیسا کہ امثلہ ذیل سے ظاہر ہوگا ؛

(۱) امر۔ جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ؛ (نماز کا پابند رہ)

(۲) نہی۔ جیسے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ ؛ (اونچا بول نہ بولو)

(۳) استفہام۔ جیسے ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ (کیا آپ ہی یوسف ہیں)

(۴) تمنی۔ جیسے یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہوتا)

(۵) ترجی۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید کہ قیامت قریب ہو)

(۶) عقود۔ وہ جملے جو کسی معاملہ کے انعقاد کے متعلق ہوں جیسے اَنْشَرَیْتُ تَکَحْتُ وغیرہ اگرچہ ان میں فعل ماضی ہے مگر بسبب حاضری فریقین کذب کا احتمال باقی نہیں رہتا ؛

(۷) ندا۔ جیسے یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ (اے یحیٰی کتاب کو مضبوط پکڑ)

(۸) عرض۔ وہ جملہ جس میں کسی چیز کی درخواست نرمی سے کی جائے ؛ جیسے۔ اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے یہاں کیوں نہیں ٹھیرتے کہ آپ کی بہتری ہو) ؛

(۹) قسم :- جیسے (تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ) خدا کی قسم میں تمہارے بتوں پر ضرور ہی اپنا داؤ چلاؤں گا ؛

(۱۰) تعجب۔ جیسے قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ (انسان ہلاک ہو کہ بڑا ہی ناشکرا ہے) ؛

عوامل کا بیان

نحو میں سَو عامل ہیں۔ ان میں سے بعض حروف ہیں بعض فعل اور بعض اسم ایک فاضل مصنف نے ان سب کو نظم کیا ہے جو طلبا کی آسانی کی غرض سے اس جگہ درج کی جاتی ہے +

عامل اندر نحو صد باشد چنیں فرمودہ اند — شیخ عبد القاہر جرجانی پیر ہدیٰ
معنوی از دے دو باشد جملہ دیگر لفظیند — باز لفظی ہست سماعی و قیاسی اے فتیٰ
زاں نود یک داں سماعی ہفت دیگر را قیاس — آں سماعی سیزدہ نوع ست بے رد و ریا

النوع الاول

نوع اول ہفدہ حرف جر بود میدان یقین — کاندریں یک بیت آمد جملہ بے چون و چرا
با و تا و کاف و لام و واو و منذ و مذ خلا — رب حاشا من عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

النوع الثانی والثالث

اِنَّ بااَنَّ کاَنَّ لیتَ لکنَّ لعلَّ — ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

النوع الرابع

واو یا و ہمزہ و اِلّا اَیا وای ہیا — ناصب اسم اند لیس ایں ہفت حرف ای مقتدا

النوع الخامس

اَن و لن پس کے اِذن ایں چار حرف معتبر — نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضا

النوع السادس

اِن و لم لمّا و لام امر و لائے نہی نیز — پنج حرف جازم فعل اند ہر یک بے دغا

النوع السابع

من و ما مہما و ای حیثما اِذ ما متیٰ — اینما انّیٰ (۹) اسم جازم آمد فعل را

النوع الثامن

ناصب اسم منکر نوع ہشتم چار اسم — ہست چوں تمیز باشد آں منکر ہر کجا
اولیں لفظ عشر باشد مرکب با احد — ہم چنیں تا تسع تسعین بشمر ایں حکم را

باز ثانی کم چو استفہام باشد لے خبر | ثالث الیشان کاین لیع الیشان کذا

النوع التاسع

نہ بود اسمائے افعال کہ ازاں شش ناصب اند | دونک بلہ علیک حیہل باشد ہا
پس روید باز رافع اسم را ہیہات داں | باز شتان است و سرعان باد گیر این ہمہا

النوع العاشر

نوع عاشر سیزدہ فعل اند کایشاں ناقص اند | رافع اسم اند و ناصب در خبر چوں ما دلا
کان صار اصبح امسی و اضحی ظل بات | ما فتی ما دام ما انفک لیس باشد از وفا
ما برح ما زال و افعالے کزینہا مشتق اند | ہر کجا بینی ہمیں حکم است در جملہ روا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقارب در عمل چوں ناقص اند | ہست آں کاد کرب با اوشک دیگر عسیٰ

النوع الثانی عشر

دیگر افعال یقین و شک بود کاں بر دو اسم | چوں در آید ہر یکے منصوب سازد ہر دو را
خلت باشد یا علمت پس حسبت باز زعمت | پس ظننت باز رأیت پس وجدت بے خطا

النوع الثالث عشر

رافع اسمائے جنس افعال مدح و ذم بود | چار باشد نعم بئس ساء آنگہ حبذا

عوامل قیاسیہ

بعد ازاں ہفت قیاسی اسم فاعل مصدر است | اسم مفعول و مضاف و فعل باشد مطلقا
پس صفت باشد کہ آں مانند اسم فاعل است | ہفتم اسم تام باشد ناصب تمییز را

عوامل معنویہ

عامل فعل مضارع معنوی باشد بداں
ہم چنیں معنی بود عامل یقین در مبتدا

جملوں کی ترکیب

(۱) ھٰذَا بَیْتٌ کَرِیْمٌ (ترکیب) ھٰذَا اسم اشارہ مبتدا، بَیْتٌ موصوف کَرِیْمٌ صفت۔ صفت اور موصوف مل کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) یَہْدِی الْمُتَّقِیَ کَلَامُنَا (ترکیب) یَہْدِیْ فعل، ہدی الْمُتَّقِیَ فاعل کَلَامُنَا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۳) سَبِیْلُ التَّقْوٰی نِہَایَۃُ مُؤْمِنٍ (ترکیب) سَبِیْلُ مضاف۔ اَلتَّقْوٰی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا نِہَایَۃُ مضاف مُؤْمِنٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۴) قُتِلَ الْاِنْسَانُ (ترکیب) قُتِلَ فعل مجہول اَلْاِنْسَانُ مفعول مالم یسم فاعلہ۔ فعل مجہول مفعول مالم یسم فاعلہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۵) خَرَجْتُ مَخَافَۃَ الشَّرِّ (ترکیب) خَرَجْتُ فعل با فاعل مَخَافَۃَ مضاف اَلشَّرِّ مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول لہ، فعل با فاعل مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۶) کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا (ترکیب) کَانَ فعل ناقص اَمْرُ مضاف اَللّٰہِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر اسم مَفْعُوْلًا خبر، فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۷) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترکیب) اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَللّٰہَ اسم۔ عَلٰی جار کُلِّ مضاف شَیْءٍ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق خبر قَدِیْرٌ خبر، اسم اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۸) رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (ترکیب) رَاَیْتُ فعل با فاعل اَحَدَ عَشَرَ ممیز کَوْکَبًا تمیز، دونوں مل کر مفعول۔ فعل با فاعل مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۹) جَاءَ النَّاسُ كُلُّهُمْ (ترکیب) جَاءَ فعل النَّاسُ مؤکد کُلُّهُمْ... مضاف الیہ مل کر تاکید۔ مؤکد مع تاکید کے فاعل ہوا فعل مع فاعل کے جملہ فعلیہ ہوا

(۱۰) یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ (ترکیب) یَا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْا فعل با فاعل حَسْرَةً مفعول بہ عَلٰى حرف جار الْعِبَادِ مجرور جار مجرور مل کر متعلق فعل۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۱) اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى اَنْ اَرْضِعِيْهِ (ترکیب) اَوْحَيْنَا فعل با فاعل اِلٰى جار اُمِّ مضاف مُوْسٰى مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل اَنْ مصدریہ اَرْضِعِيْ فعل با فاعل ہ ضمیر مفعول۔ فعل با فاعل مع مفعول کے جملہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول ہوا۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۲) مَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ (ترکیب) مَنْ موصولہ متضمن معنی شرط وَجَدَ (فعل) ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل خَيْرًا مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول مع صلہ کے مل کر شرط فا جزائیہ۔ لِيَحْمَدْ فعل۔ ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل اَللّٰهَ مفعول فعل مع فاعل و مفعول کے جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

حرفِ بیان!

حرف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) عاملہ (۲) غیر عاملہ۔ ان دونوں کا مختصر بیان کتاب الصرف کے خاتمہ میں علیحدہ علیحدہ مذکور ہو چکا ہے اس جگہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بہ ترتیب حروف تہجی پھر لکھا جاتا ہے۔

حرف الف

اَلِف:۔ یہ حرف عربی زبان میں ہمیشہ ساکن مستعمل ہوتا ہے اور کلمات مبنیہ کیساتھ آتا ہے جیسے ذَا و مَا وغیرہ

ہمزہ ۃ - کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ندائے قریب - جیسے أفاطم
مهلًا بعض هذا التدلل یعنی یا فاطمہ (۲) استفہام جیسے أزيد قائم
(۳) انکار ابطالی اور اس کی دو صورتیں ہیں :- اوّل یہ کہ ہمزہ کا مابعد مثبت ہو
تو منفی کے معنی حاصل ہوں جیسے أيحب أحدكم أن يأكل لحم أخيه
ميتًا ای لا يحب دوم یہ کہ ہمزہ کا مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنی حاصل
ہوں جیسے ألم نشرح لك صدرك " اے شرحنا لك صدرك۔ ان دو
مقاموں میں ہمزہ کے لانے سے اس کے مابعد کا ابطال مقصود ہے (۵) تقریر
یعنی مخاطب سے ایسی بات کا اقرار کرانا جو متکلم کا مظنون اور اس کے نزدیک
ثابت ہو جیسے أضربت زيدًا ؟

أجل :- حرف جواب ہے اور نعم کی مانند متکلم کی تصدیق کلام کیواسطے
آتا ہے اکثر نحویوں نے ان دونوں میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ خبر کے بعد أجل
کا استعمال اور استفہام کے بعد نعم کا استعمال احسن ہے

إذا - إذ دونوں کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے

إذما حرف شرط ہے اور إن شرطیہ کا سا عمل کرتا ہے جیسے إذ
ما دخلت على الرسول فقل له حقا

إذن فعل مضارع کا ناصب اور جواب و جزا کیواسطے مستعمل ہوتا ہے
جیسے أسلم إذن تدخل الجنة

أل اس کی تین قسمیں ہیں - حرف تعریف - اسم موصول - زائد قسم
اوّل چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے
(۱) عہد خارجی جس کا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم ہو جیسے جاء الأمير
(۲) عہد ذہنی - جو متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معین مراد ہو - جیسے أخاف
أن يأكله الذئب
(۳) جنسی جس سے مراد جنس ہو جیسے الرجل أفضل من المرأة
(۴) استغراقی - جو تمام افراد کو شامل ہو جیسے الإنسان حیوان
۲ اسم موصول جبکہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو جیسے الضارب و المضروب

زائدہ۔ جیسا کہ اعلام پر آئے جیسے الحسن الخلیل وغیرہ ٭
اَلَا (بفتح ہمزہ و تخفیف لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تنبیہ جیسے
اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (۲) توبیخ و انکار جیسے اَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ
(۳) تمنی۔ جیسے اَلَا يَنْزِلُ عِنْدِي (۴) عرض یعنی کسی چیز کا نرمی سے مانگنا
جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (۵) تحضیض یعنی کسی چیز کو سختی سے
طلب کرنا جیسے۔ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ ٭
اَلَّا (بفتح و تشدید لام) حرف تحضیض ہے اور جملہ فعلیہ سے مختص ہے جیسے
اَلَّا تُصَلِّيْ ٭ اِلَّا (بالکسر و تشدید لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱)
استثناء جیسے فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا (۲) صفت بمعنی غیر جیسے
لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (۳) عطف جیسے لِئَلَّا
يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ٭
اِلٰى حرف جر ہے اور مندرجہ ذیل معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) واسطے انتہائے
غایت کے خواہ زمانی ہو جیسے اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ خواہ مکانی،
جیسے اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ
الْاَقْصٰى (۲) معیت جیسے لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ
(۳) مرادف لام۔ جیسے الْاَمْرُ اِلَيْكَ (۴) موافقت جیسے لَيَجْمَعَنَّكُمْ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (۵) بمعنی عِنْدَ جیسے اَشْهٰى اِلَيَّ مِنَ الرَّحِيْقِ
السَّلْسَلِ ٭ اَمْ حرف عطف ہے۔ اور کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے
(۱) متصلہ جب کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل سے مربوط اور ہمزہ استفہام
اس کے پہلے ہو جیسے اَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو (۲) منقطعہ جو اس کے خلاف
ہو۔ جیسے اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ ٭ اَمَا (بفتح و تخفیف میم) بل کے
معنی میں آتا ہے۔ اور اکثر اس کے بعد قسم ہوتی ہے جیسے اَمَا وَاللّٰهِ
لَوْ تَجِدِيْنَ وَجْدِيْ ٭ اَمَّا (بفتح و تشدید میم) کئی معنوں میں
آتا ہے (۱) شرط جیسے اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ ٭ (۲)
تفصیل۔ جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو وَّبَكْرٌ اَمَّا زَيْدٌ فَضَرَبْتُهٗ

وَ اَمَّا عَمْرٌو فَاکْرِمْهُ وَ اَمَّا بَکْرٌ فَاَحْرِزْتُ عَنْهُ ۔ اس صورت میں اَمَّا کا تکرار ضروری ہے۔ (۳) کبھی شروع کلام کیواسطے آتا ہے اور اس سے کوئی تفصیل مقصود نہیں ہوتی جیسے اَمَّا بَعْدُ ۔

اِمَّا ۔ (بہ کسر و تشدید میم) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شک جیسے جَاءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو (۲) تخییر۔ جیسے اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا (۳) تفصیل جیسے اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا کَفُوْرًا ۔

تنبیہ :۔ بعض نحویوں کے نزدیک اِمَّا مرکب ہے اِنْ و مَا سے حذف ہو کر کبھی اِنْ رہ جاتا ہے۔ جیسے اِنْ مِّنْ ضَعِیْفٍ اَیْ اِمَّا مِنْ ضَعِیْفٍ ۔

اِنْ (بالکسر) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط۔ جیسے اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ (۲) نفی جیسے اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۔ (۳) مخففہ اِنَّ مثقلہ سے جیسے اِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۔

اَنْ ۔ (بالفتح) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ناصب مضارع جیسے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ (۲) حرف مصدریہ جیسے فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا (۳) حرف زائد جیسے لَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ ۔

اِنَّ ۔ اَنَّ ان دونوں کا بیان صفحہ ۲۱ میں ہو چکا ہے ۔

اَنّٰی (مفتوحہ و مشددہ مقصورہ) کلمۂ ظرف ہے اور استفہام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا ۔

اَوْ (بالفتح و تخفیف) حرف عطف ہے اور یا کے معنی دیتا ہے خبر میں شک کیواسطے آتا ہے۔ جیسے لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اور انشاء میں تخییر کیواسطے آتا ہے۔ جیسے تَزَوَّجْ هِنْدًا اَوْ اُخْتَهَا ۔

فائدہ:۔ جب ایک چیز کا عطف دوسری چیز پر اَوْ سے کیا جائے تو معطوف علیہ کے صدر میں اِمَّا آسکتا ہے جیسے جَاءَنِی اِمَّا زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو۔

اِیْ (بالکسر وسکون ی) حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے حرف قسم کے ساتھ آتا ہے جیسے۔ اِیْ وَاللّٰہِ ۔

اَیْ (بالفتح وسکون ی) کبھی ندا کیواسطے آتا ہے جیسے اَیْ زَیْدُ اور کبھی تفسیر کے واسطے جیسے عَسْجَدٌ اَیْ ذَھَبٌ ۔

اَیَا۔ حرف ندا ہے جیسے اَیَا مَنَازِلَ سَلْمٰی اَیْنَ سَلْمَاکِ ۔

حرف الباء

بـ۔ یہ حرف کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الصاق یعنی اتصال جیسے۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (۲) استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) سببیہ۔ جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ (۴) مصاحبت جیسے خَرَجَ زَیْدٌ بِعَشِیْرَتِہٖ (۵) مقابلہ ومبادلہ جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ (۶) تعدیہ جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ ۔ (۷) ظرفیہ جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (۸) بمعنی مِنْ جیسے عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۹) قسم جیسے بِاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا ۔ (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استفہام کی خبر میں آئے جیسے۔ لَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ ۔

بَلْ۔ حرف اضراب۔ ہے جو پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے اثبات کے واسطے آتا ہے جیسے۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو یعنی بَلْ جَاءَنِیْ عَمْرٌو ۔

بَلٰی۔ حرف جواب ہے اور کلام مخاطب کی نفی اور اس کے ابطال کے واسطے آتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کلام استفہام سے خالی ہو جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی (۲) یہ کلام استفہامی ہو خواہ استفہام حقیقی ہو جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ کے جواب میں کوئی کہے بَلٰی! خواہ توبیخی جیسے اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ بَلٰی ۔

حرف التاء

ت۔ یہ حرف کئی معنوں میں آتا ہے (۱) قسم اور اس حالت میں لفظ اللّٰہ سے مختص ہوگا جیسے تَاللّٰہِ (۲) حرف خطاب آخر اسماء میں جیسے اَنْتَ وَ اَنْتِ (۳) ضمیر افعال کے آخر میں جیسے ضَرَبْتُ ضَرَبْتَ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُنَّ ۔

حرف الثاء

ثُمَّ (بالضم) حرف عطف ہے اور تین چیزوں کا خواستگار۔ معطوف علیہ کے حکم میں اشتراک ترتیب اور مہلت جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو ۔

ثَمَّ (بالفتح) ظرف ہے۔ اور مکان بعید کی طرف اس سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۔

حرف الجیم

جَیْرِ حرف جواب ہے۔ اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے نَعَمْ کی مانند مستعمل ہوتا ہے

حرف الحاء

حَاشَا اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنی استثناء جیسے جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جیسے رَاَیْتُ النَّاسَ مَا حَاشَا قُرَیْشًا (۳) اسم بمعنی تنزیہ۔ جیسے حَاشَ لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْٓءٍ ۔

حَتّٰی کئی معنوں میں آتا ہے (۱) انتہائے غایت۔ جیسے نِمْتُ الْبَارِحَۃَ حَتَّی الصَّبَاحِ (۲) بمعنی مع جیسے مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِیَاءُ (۳) بمعنی کے اور اس وقت مضارع کو بہ تقدیر اَنْ نصب دیتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ ۔

حرف الخاء

خَلَا۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنی استثناء جیسے۔ جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس وقت مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ۔

حروف الرّا
رُبَّ حرف جر ہے۔ ہمیشہ صدرِ کلام میں آتا ہے اور مجرور اس کا اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے یہ حرف تکثیر و تقلیل دونوں معنوں کا فائدہ دیتا ہے جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ جب مَا کافہ اس کو لاحق ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس وقت اکثر مخفف پڑھا جاتا ہے جیسے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا +

حروف السّین
س۔ مضارع پر آتا ہے اور اس کو مستقبل قریب کے معنی میں خاص کر دیتا ہے۔ جیسے فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ
سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل بعید کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ یُنَبِّئُکُمُ اللّٰہُ کبھی اس پر لام تاکید بھی آ جاتا ہے + جیسے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی +

حروف العین
عَدَا۔ حرف جار ہے اور اس کا مجرور مستثنیٰ کے حکم میں ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ
عَلٰی۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استعلا۔ جیسے وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ (۲) ضرر۔ جیسے عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ (۳) شرط۔ جیسے اُصْفَحُ عَنْ ذٰلِکَ الْمَاضِیَۃَ عَلٰی اَنْ تُصْلِحَ اَعْمَالَکَ الْاٰتِیَۃَ (۴) تعلیل جیسے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ۔ (۵) بمعنی لٰکِنْ جیسے فُلَانٌ جَھَنَّمِیٌّ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَیْأَسُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (۶) بمعنی (فِیْ) جیسے دَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ (۷) بمعنی مِنْ جیسے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ط

تنبیہ:- جب علٰی کے پہلے مِنْ آئے تو اس وقت علٰی اسم ہوتا ہے جیسے نَزَلْتُ مِنْ عَلَی الْفَرَسِ +
عَنْ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تجاوز جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (۲) تعلیل۔ جیسے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (۳) بدل جیسے وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا +

(۴) بمعنی مِنْ جیسے هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ۔
تعلیل۔ جب عَنْ کے پہلے مِنْ آئے تو اس وقت عَنْ اسم ہوتا ہے جیسے جَلَسَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ ۔
حِیْنَئِذٍ اور عَوْضُ کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے ۔

حرف العین

غَیْرُ اسم لازم الاضافت ہے مگر مضاف الیہ کبھی لفظ سے محذوف بھی ہوتا ہے جبکہ عبارت سابق سے اس کے معنی مفہوم ہوں جیسے لَا غَیْرُ ۔ لَیْسَ غَیْرُ ۔

حرف الفاء

فَ ۔ کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) عاطفہ جبکہ ترتیب مقصود ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو اور (۲) فائے تعقیب جیسے دَخَلْتُ الْبَصْرَةَ فَبَغْدَادَ (۳) جواب شرط جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فَاُکْرِمُكَ ۔

فِیْ کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱) ظرفیت خواہ حقیقۃً ہو جیسے اَلْمَاءُ فِی الْكُوْزِ خواہ مجازاً جیسے وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (۲) مصاحبت جیسے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِیْ زِيْنَتِهٖ (۳) للتعلیل جیسے فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ (۴) استعلاء جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ (۵) مقایسہ جبکہ مفضول سابق اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہو جیسے فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ (۶) مرادف اِلٰی جیسے فَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ

حرف القاف

قَدْ ۔ اس کا استعمال چار طرح پر ہے ۔
(۱) حرف تحقیق جب ماضی کے پہلے آئے جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۔
(۱) حرف تقلیل جب مضارع کے پہلے آئے جیسے قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ
(۳) اسم بمعنی حَسْبُ جیسے قَدْ زَیْدٍ دِرْهَمٌ ۔
(۴) اسم فعل بمعنی یَكْفِیْ جیسے قَدْ زَیْدًا دِرْهَمٌ ۔
قَطْ ۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے ۔

(۱) ظرف زمان واسطے استغراق نفی ماضی کے آتا ہے اور ماضی ومضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے ما فعلتہٗ قطّ ۔ مَا اَفعلُہٗ قطُّ ۔
(۲) بمعنی انتہ اس وقت ط ساکن ہوتی ہے اور اکثر اس کے شروع میں فَ آتی ہے جیسے فَامرُ زیدٌ فَقَط ۔

حرف الکاف

کٓ حرف جارہ ہے اور چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تشبیہ جیسے زَیدٌ کَالاَسَدِ (۲) تمثیل مضمون جملہ بجملہ دیگر جیسے اِجعَل لَنَآ اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ ۔
(۳) زائدہ ۔ جیسے لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیئٌ (۴) بمعنی مثل اسوقت اسم کا حکم رکھتا ہے جیسے یَضحَکنَ عَن کَالبَرَدِ المُنھَمِرِ ۔
کٓ ۔ غیر جارہ کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ضمیر منصوب یا مجرور ۔ جیسے مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ (۲) حرف جبکہ اسم اشارہ اور ضمیر منفصل منصوب کے آخر میں آئے ۔ جیسے ذٰلِکَ وَاِیَّاکَ ۔
کَاَنَّ ۔ (باب اِنّ و شک دو معنی حد) صفحہ ۲۱ میں مذکور ہو چکا ہے
کَذَا ۔ کنایہ کے واسطے آتا ہے جیسے فَعَلتُ کَذَا ۔ رَاَیتُ بِمَکَانِ کَذَا ۔
کَلَّا :۔ حرف ردع و زجر ہے جیسے کَلَّا سَوفَ تَعلَمُونَ ۔
کِلَا و کِلتَا ۔ یہ دونوں حرف لفظوں میں مفرد اور معنوں میں تثنیہ اور ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصصہ کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتے ہیں جیسے کِلَا الرَّجُلَینِ کِلتَا الجَنَّتَینِ ۔
کَم ۔ (صفحہ ۲۴ میں مذکور ہو چکا ہے ۔
کَی :۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مختصر کَیفَ کا ۔ جیسے کَی تَنجَحُونَ اِلَی سَلمٍ وَمَا ثُئِرَت (۲) بمعنی لام تعلیل جبکہ مَا استفہامیہ سے ملے ۔ جیسے یرجو الفتی کیما یضرّ و ینفع ۔
(۳) بمنزلہ اَن مصدریہ جیسے لِکَیلَا تَاسَوا ۔
کَیفَ ۔ دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شرط ۔ اس صورت میں اس کے بعد دو ایسے فعلوں کا آنا ضروری ہے جو لفظاً اور معنے متفق

ہوں۔ جیسے کیف تصبح اصنع (۲) استفہام یہ کبھی اسم پر آتا ہے جیسے کیف انت اور کبھی فعل پر جیسے کیف تکفرون باللہ ٭

حرف اللام

ل۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) عامل جر (۲) عامل جزم (۳) غیر عامل ٭ لام جارہ جب اسم پر آئے تو مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لزید۔ مگر مستغاث پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے اور اس صورت میں یا کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جیسے یالزید اور جب اسم ضمیر پہ آئے تو مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لنا لکم۔ مگر واحد متکلم میں مکسور ہوگا ٭

لام جارہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) اختصاص۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۲) تعلیل۔ جیسے ضربت زیدًا للتادیب (۳) تاریخ یعنی مہینہ کی شب مقرر کرنے کے واسطے۔ جیسے مات زید لثلث بقین من شہر رمضان (۴) اظہار تعجب کیواسطے جیسے لِلّٰہِ دَرُّہٗ (۵) عاقبت یعنی انجام کار ظاہر کرنے کے لیے جیسے لدوا للموت وابنوا للخراب (۶) حصول منفعت۔ جیسے لَهَا مَا كَسَبَتْ ٭

لام جازمہ لام امر ہے جو مضارع غائب کے پہلے آکر اس کو جزم کر دیتا ہے اور طلب کے معنے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لیضرب۔ ف اور واؤ کے بعد یہ لام اکثر ساکن ہوتا ہے۔ جیسے فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي - وَلْيُؤْمِنُوا بِي ٭

لام غیر عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ (۱) لام ابتداء جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے جیسے لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً (۲) لام زائدہ جیسے أَلَا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ (۳) جواب۔ لو و لولا و قسم جیسے لو تزیلوا لعذبنا۔ لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لفسدت الارض۔ تاللہ لقد آثرک اللہ علینا ٭

لا۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) لائے نافیہ (۲) لائے نہی (۳) لا زائدہ

لَا :- ۱ء نافیہ - کبھی نفی جنس کے واسطے آتا ہے جیسے لَا رَیْبَ فِیْہِ اور کبھی لَیْسَ کے معنی دیتا ہے - جیسے لَا رَجُلٌ قَائِمًا ÷
لَا :- ۲ء نہی مضارع کے پہلے آتا ہے جیسے لَا یَضْرِبْ - لَا ۳ء زائد تاکید کے واسطے آتا ہے جیسے لِئَلَّا یَعْلَمَ اَھْلُ الْکِتَابِ
لَعَلَّ - لٰکِنَّ - ان کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جا چکا ہے ÷
لٰکِنْ (۱) بہ تخفیف نون اس وقت کچھ عمل نہیں کرتا جیسے لٰکِنْ کَانُوْا ھُمُ الظّٰلِمِیْنَ (۲) حرف استدراک اور اس کے پہلے نفی یا نہی کا ہونا ضروری ہے جیسے مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو لَا یَقُمْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو ÷
لَمْ مضارع کو جزم دیتا ہے - جیسے لَمْ یَضْرِبْ ÷
لَمَّا (۱) مضارع کو جزم دیتا ہے جیسے لَمَّا یَضْرِبْ (۲) بمعنی حِیْنَ و اِذْ اس وقت خاص ماضی پر آتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اس کے واسطے ضروری ہے جیسے لَمَّا جَاءَ زَیْدٌ اَکْرَمْتُہٗ (۳) حرف استثناء جیسے اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ ÷
لَنْ - مضارع کو نصب دیتا ہے جیسے لَنْ یَّضْرِبَ ÷
لَوْ :- (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بہ سبب نفی جملہ اول کے نفی جملہ ثانی پر دلالت کرتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا - (۲) حرف تمنی جیسے لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً (۳) شرط کیلئے لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتا ہے جیسے ولو تلتقی اصداءُنا لبعد موتنا (۴) مصدری بمنزلہ اَنْ لیکن ناصب مضارع نہیں ہے - جیسے مَا کَانَ ضَرَّاءُ لو مننت وربما - (۵) عرض جیسے لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا ÷
لَوْلَا (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بسبب وجود اول کے انتفاء ثانی پر دلالت کرتا ہے جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ (۲) حرف تحضیض ہے جیسے لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ (۳) توبیخ

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْہِ بِاَرْبَعَۃِ شُہَدَآءَ ✽
لَوْ مَا بمعنی لَوْلَا کے ہے جیسے لَوْ مَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَۃِ ✽
لَیْتَ ✽ اس کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جا چکا ہے ✽

حرف المیم

مَا کی دو قسمیں ہیں اسمیۂ وحرفیہ ۔ اسمیہ زیادہ تر تین معنے میں آتا ہے (۱) موصولہ جیسے مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ ۔ (۲) موصوفہ ۔ جیسے رُبَمَا تَکْرَہُ النُّفُوْسُ مِنَ الْاَمْرِ ✽ لَہٗ فُرْجَۃٌ کَحَلِّ الْعِقَالِ (۳) شرطیہ ۔ جیسے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ ✽

مَا حرفیہ کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) نافیہ جیسے مَا ھٰذَا بَشَرًا (۲) کافہ جیسے اِنَّمَا اِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ (۳) بمعنی مَادَامَ جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ ✽ مَا جب موصولہ ہوتا ہے تو بمعنی اَلَّذِیْ اور غیر ذوی العقول کیلئے آتا ہے ✽

مَنْ چار معنے میں آتا ہے (۱) شرطیہ ۔ جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ (۲) استفہامیہ ۔ جیسے مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (۳) نکرۂ موصوفہ جیسے ۔ مَرَرْتُ بِمَنْ مُعْجِبٍ لَکَ (۴) موصولہ کہتے (اَلَّذِیْ) جو ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے ۔ جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ✽

مُذْ مُنْذُ ۔ ان کا بیان صفحہ ۱۳ میں آچکا ہے ✽

مِنْ (۱) ابتدائیہ ۔ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ (۲) تبعیضیہ ۔ جیسے ۔ قَطَعْتُ مِنَ الْاَشْجَارِ (۳) بیانیہ ۔ جیسے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ (۴) سببیہ ۔ جیسے لَا اَسْتَطِیْعُ الْحَرَکَۃَ مِنَ الضُّعْفِ (۵) بدل ۔ جیسے اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ ✽

(۶) فصل جب دو متضاد چیزوں پر آئے جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ✽

حرف النون

نؔ اس کا استعمال چار طرح سے ہے۔ تاکیدؔ۔ تنوینؔ۔ جمعؔ۔ وقایہؔ ❊

(۱) نون تاکید۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ثقیلہ۔ دوسری خفیفہ اور دونوں فعل سے مختص ہیں۔ جیسے لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ❊

(۲) نون تنوین۔ جو ساکن ہو اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید کے آئے اس کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکن جو اسم معرب کے آخر میں واسطے اظہار اس کے منصرف ہونے کے آئے جیسے زَيْدٌ وَضَارِبٌ ❊

(۲) تنوین تنکیر جو بعض اسموں کے آخر میں ان کے معرفہ یا نکرہ کی تفریق کے واسطے آئے۔ اور یہ افعال کے اسموں میں سماعی ہے جیسے صَهٍ یعنی اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا بخلاف صَهْ بلا تنوین جس کے معنی ہیں اُسْكُتِ السُّكُوْتَ اَلْاٰنَ (۳) تنوین عوض جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے جیسے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ❊ (۴) تنوین مقابلہ جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آئے جیسے مُسْلِمَاتٌ یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں (۵) تنوین ترنم جو اشعار میں واسطے تحسین صوت اور ترنم کے آتے۔ جیسے

شعر
اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ
وَقُوْلِيْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

عتابن اصل میں عتاب اور اصابن اصابا ہے اور عاذل اصل میں عاذلۃ تھا۔ حرف ندا کو حذف کر کے منادی کو مرخم کیا یہ تنوین حصول ترنم کی غرض سے ہر قسم افعال و اسماء بلکہ معرف باللام پر بھی آجاتی ہے

(۳) نون جمع مؤنث جیسے يَذْهَبْنَ ❊

(۴) نون وقایہ جو یائے متکلم کے پہلے آئے۔ جیسے ضَرَبَنِيْ ❊

نَعَمْ حرف جوابیہ واسطے تصدیق کلام متکلم کے مستعمل ہوتا ہے ❊

حرف الواو

(۱) عاطفہ جیسے فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ

(۲) حالیہ۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ

(۳) ناصب مفعول معہ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّيَالِسَةَ ❊

(۴) قسمیہ۔ جیسے وَاللّٰہِ (۵) بمعنے اَوْ وقت تقسیم جیسے اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ ÷

(۶)۔ حرف ندا۔ یہ ندبہ سے مختص ہے۔ جیسے وَازَیْدَاہُ (۲) اسم فعل بمعنے اعجب۔ جیسے۔ وابابی انت وفوک الاشنب ÷

حرف الہاء

ہٗ (۱) ضمیر غائب بمقام جر اور نصب میں جیسے قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یُحَاوِرُہٗ

(۲) ہائے ساکنہ جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے جیسے۔ مَاھِیَہْ ۔

ھَا۔ (۱) اسم فعل بمعنی خُذْ (۲) ضمیر مؤنث مقام نصب و جر میں جیسے فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا (۳) حرف تنبیہ جو اسم اشارہ پر آئے جیسے ھٰذَا (۴) اَیُّ کے بعد ندائے معرفہ میں جیسے یَااَیُّھَا الرَّجُلُ ÷

ھَلْ (۱) حرف استفہام جیسے ھَلْ تُسَافِرُ (۲) بمعنی ہر آئینہ۔ جیسے ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ ÷

حرف الیاء

یِ۔ ضمیر واحد مونث حاضر ہے۔ جیسے تَفْعَلِیْنَ وَاِفْعَلِیْ ÷

یَا۔ حرف ندا ہے اور اللہ و مستغاث وَاَیُّھَا وَاَیَّتُھَا کے لئے اسی کا استعمال خاص ہے ÷ دیکھو صفحہ ۲۸ ÷

ختم شد

کتابیں امینیہ فرید اینڈ کو نے [illegible] پریس میں طبع کرائی ÷